الحکم

دارالامان قادیان

نمبر ۱۶ | ۳۰- اپریل ۱۹۰۲ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ یوم چہارشنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود دام اللہ فیوضہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے تمام ممبران خاندان سمیت تندرست ہیں اور خدا تعالیٰ کے پیام کی تبلیغ میں شب و روز ساعی - آجکل بندگان عالی عصمت انبیاء کے متعلق مضمون کا تتمہ لکھ رہے ہیں +

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تندرست ہیں اور سلسلہ احمدیہ کی قلمی خدمت میں مصروف - سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں جو ماہواری چندہ مقرر ہیں وہ مولانا ممدوح کے نام آتے ہیں اور آپ ہی کے نام آنے چاہئیں آپ کی دستخطی رسید روپے کے برمحل پہنچ جانے کی کافی دلیل ہے

حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب بھی تندرست ہیں اور اپنے روحانی اور جسمانی فیض سے ہر قسم کے مریضوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں

حضرت عمدۃ المناظرین مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کتاب آیات الرحمٰن بجواب عصائے موسیٰ کی طبع کے کام میں مصروف ہیں - کتاب موصوف پانچ جز تک چھپ چکی ہے چھپنے دونو سے چونکہ مطبع میں کام کثرت سے ہے اس لئے کتاب مذکور کی طبع کے کام میں توقف ہو رہا

ازالہ اوہام کی پہلی جلد دوبارہ چھپکر شائع ہو گئی ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۲؍ اور مع محصول ڈاک و خرچ وی پی وغیرہ عہ؍ دفتر الحکم یا حکیم فضل دین صاحب سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے -

ست بچن کے دوسرے ایڈیشن کے پانچ جز چھپ چکے ہیں امید کیجاتی ہے کہ انشاء اللہ ست بچن مئی ۱۹۰۲ء کے آخیر تک غالباً شائع ہو جاوے

طاعون کے متعلق حضرۃ حجۃ اللہ کا اشتہار کثرت سے شائع ہو رہا ہے

نہایت خوشی سے لکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب احمدی ہاسپیٹل اسسٹنٹ سانبھر کی منصفانہ رپورٹ سے جو بابت دیہات کالک و معظم آباد وغیرہ کے بھیجی بلا خطا اس واقعی کیفیت امراض کے صاحب سول سرجن بہادر نے پورے ایک مستند ثبوت کے ساتھ ان کی دیانت نیک نیتی اور پاک طینتی کی نسبت تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ روز ملازمت سے اس شخص نے اپنے فرض منصبی کو اس طریق سے ادا کیا ہے کہ پبلک خوش رہی اور گورنمنٹ بھی قاضی صاحب موصوف کے متعلق اس قسم کی رپورٹ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بزرگی اور احترام کا موجب ہے، اگر ہماری تمام جماعت کے معزز عہدہ داران کے متعلق اس قسم کی رپورٹیں ہوتی رہیں تو ہمیں امید ہوتی ہے کہ عنقریب خدا کے فضل سے یہ امر تسلیم کیا جاوے گا کہ اس سلسلہ کے لوگ سب سے بڑھکر دیانتدار اور اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنیوالے ہیں ڈاکٹر صاحب کی اس اخلاقی کامیابی پر ہم اپنی قوم کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی کامیابی حاصل کریں +

دارالامان میں مکان بنانے والوں کو خوشخبری - اگر کوئی

اس زمانہ مین آپ نے یہ الہام بیان فرمایا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق وَسِعْ مَکانَکَ یاتیک من کل فج عمیق یعنی بہت دور دور سے تیرے پاس لوگ آئینگے ان کے لئے اپنے مکان کو وسیع اور طیار کر۔ اسوقت حضرت اقدس کی دوسری شادی نہین ہوئی تھی اس تنہائی اور مجردانہ عالم کے عجیب غریب حالات وکمالات وفیوض وبرکات حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار حال پنشنر اور منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ لاہوری نے مجھے بہت سنائے تھے ان کے لکھنے کی اسوقت گنجایش نہین اور نہ اخبار الحکم ان کے درج کرنے کی وسعت رکھتا ہے لہذا مین نے ارادہ کیا ہے کہ انشاءاللہ تعالےٰ رسالہ سراج الحق کے حصہ سوم مین جو چار جز یا زیادہ اوراق کا ہے اس مین مفصل اور مبسوط بحث کرونگا چنانچہ وہ رسالہ مین نے طیار کرلیا ہے عنقریب وہ شایع ہوگا اس مین حضرت اقدس کے دلچسپ حالات اور دلکش واقعات بطور سیرۃ کے مفصل مشرح بیان کئے جاوینگے اور وہ حالات جو مینے بچشم خود مشاہدہ کئے یا اور بہت سے وہ جو معتبر لوگون کے ذریعہ سے معلوم ہوئے اور نیز دشمنون کی زبانی معلوم ہوئے اور بہت سے لطیف مسائل بھی درج ہونگے جس کی ہمارے لئے روز مرہ ضرورتین پڑتی ہین۔ حافظ معین الدین جو حضرت کی خدمت مین رہتے ہین ایک روز وہ کہتے تھے کہ ایک زمانہ مین مین جو حضرت کی خدمت مین رہتا تھا مجھکو جو کسی قسم کی ضرورت اور تنگی پڑتی اور حضرت سے شکایت کرتا تو حضرت فرماتے کہ حافظ جی صبر کرو استقامت سیکھو ایک زمانہ خدا کے وعدون کا آنیوالا ہے اور وہ مبارک ایام اللہ آیا چاہتے ہین کہ سب ضرورتین انشاءاللہ گھر بیٹھے بٹھائے پوری ہوجائینگی سو مین دیکھتا ہون کہ ان موعود دنون مین سے بہت سے دن آگئے ہین اور بہت سے آنے والے ہین خدا کے وعدے ٹل نہین سکتے اور میرا تو یہ بھی یقین ہے کہ اس حدیث متفق علیہ کے

مطابق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح اسقدر مال تقسیم کریگا کہ لوگ لیتے لیتے تنگ جائینگے اگرچہ روحانی طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوگئی کہ اس نے روحانی مال اور برکتون کے ڈھیر کے ڈھیر ہمین عنایت کئے کہ ہمارے دامن فہم وعقل وذہن وذکا بھرپور ہوگئے اسرار ومعارف حقائق ودقائق کے خزائن لبین بھر بھر کر دامن اور چادرین بھر بھر کر ہمین دے رہا ہے الحمد للہ ہم لے رہے ہین افسوس اُن پر جو اس سے محروم ہین اور مبارکی ہو ان کو جو اس مبارک خرمن کے اردگرد بیٹھے ہوئے مزے اڑا رہے ہین مگر انشاءاللہ تعالےٰ ظاہری طور پر بھی وہ ظاہری مال تقسیم کریگا۔ جیسا کہ خدا کے پیارے رسول صادق رسول سید الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آئندہ آنے والی نسلین اسوقت کو یادکرکے روئینگی اور ملنے کیطرح پر وقت ہاتھ ملین گی اور کچھ بن نہ پڑیگا سو اس زمانہ مین سے بہت سا زمانہ مبارک آگیا باقی دن مبارک بھی آئینگے اور ضرور آئینگے قادیان کی پہلی حالت کو دیکھنے والے دیکھکر حیران ہوتے ہین کہ قادیان کیا تھا اور ہمارے دیکھتے دیکھتے کیا ہوگیا۔ قادیان کا بازار لباب ہے دکانین پر ہین ہر ایک حرفہ اور کام اور پیشہ کے لوگ موجود ہین۔ جن دکانون سے چار پیسہ کی گوڑ کی ریوڑیان دندان شکن نہین ملتی تھی اب اُن دکانون سے روپیون کی حسب دلخواہ ہر ایک قسم کی شیرینی ملجاتی ہے تمام دکانین جو بند تھین وہ کھل گئین اور نئی نئی دکانین عمدہ عمارت کی طیار ہوگئین اور طیار ہوتی جاتی ہین جن دکانون سے دو چار آنہ کا مصالح نمک مرچ ملنا مشکل تھا اب وہی دکانین ہین کہ اسباب سے پر ہین یہانتک کہ قصاب کی دوکان جو ایک بکرے کا افسوس کرتا تھا اب اس پر چار چار پانچ پانچ بکرے اور کبھی زیادہ ذبح ہو

ہوتے ہین اور پھر بھی گاہک خالی رہ جاتے ہین۔ کپڑا سینے والا نہیں ملتا تھا اب درزیون کی دس بارہ دکانین موجود ہین اور رات دن مشینین غرغر سر چل رہی ہین اور ایکدم کی ان کو فرصت نہیں ملتی دس بارہ دکانین بزازون کی بھی ہوگئین ہین اور عمدہ عمدہ قسم قسم کا کپڑا موجود رہتا ہے۔ اسقدر بکری ہوتی ہے کہ دینے والے تنگ جاتے ہین مگر لینے والے نہین تھکتے۔ گھی چاول غلہ دودھ کی وہ افراط ہے کہ سبحان اللہ جتنا چاہو لیلو اور جسوقت چاہو لیلو۔ بہت لوگون کا گذارہ صرف دودھ گھی پر ہی ہورہا ہے اور وہ اسی مین چین کررہے ہین گائے بیل۔ بھینسین بکریان بکثرت ہین صبح وشام دار الامان مین صدہا بکریان دودھ والی لوگ دور دور سے لیکر آتے ہین اور وہ دودھ بیچتے ہین یہ ذکر کرنا بھی لطف سے خالی نہ ہوگا کہ ایکروز حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو بکریون سے میدان بھرپور تھا اور دودھ اسقدر فروخت ہوتا تھا کہ لوگ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے اور وہ خریداری مین اسقدر مصروف ومستغرق تھے کہ حضرت کی تشریف آوری کی بھی کسیکو خبر نہ ہوئی ادھر تو حضرت کے ساتھ پچاس ساٹھ آدمی ادھر خریدار جمع ہوکر عجیب غریب نظارہ پیدا ہوا۔ حضرت کو بھی آگے چلنے کی جگہ نہ ملی۔ فرمایا یہ کیا ہے مین نے اور ایک اور بھائی نے عرض کیا کہ حضرت بکریان آئی ہین ہمارے بھائی سب دودھ خرید رہے ہین فرمایا ہان خریدو اور ہمین خریداری مین ساتھ ملالو کہ ہم بھی تمہارے شریک ہوجاوین۔ اچھا دو پیسے کا دودھ ہمین بھی لے دو۔ سبحان اللہ امام ہو تو ایسا ہو۔ کیسا شفیق ورفیق اور کیسا رحیم وکریم انسان کہ آپ بھی ہماری اپنی شفقت سے ہمراہ رہنا چاہتے مین سچ ہے آپکو خدا نے وحیًا فرمایا ہے کہ

لو کنت فظًّا غلیظ القلب لا انفضوا من حولك یعنی اگر تو سنگدل اور کڑوے مزاج کا ہوتا تو تیرے پاس کوئی بھی آکر نہ پھٹکتا اور فرمایا یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیك اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔ غرضکہ زمینداروں کا کام بہت سا نکل آیا۔ حداد و نجار جو کس مپرس تھے اب انکا کام ایسا چمک گیا کہ ان کے گھروں میں رونق اور زیوروں سے ان کی عورتیں لدرہی ہیں۔ مزدور جنکو دو آنہ روزانہ پر کوئی نہ پوچھتا تھا اب وہ تین تین چار چار آنے پر بھی خوش نہیں ہوتے۔ معمار جو گھروں میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے اب ان کے کام ایسے جاری ہیں کہ ان کو سماری کی فرصت نہیں ملتی راتدن بسولی اور کرنی کھڑکتی ہی رہتی ہے چار آنہ روزانہ کے بدلے دس دس آنہ اٹھ اٹھ آنہ روپیہ روپیہ روزانہ لیتے ہیں اور روٹی الگ۔ یکہ والوں کی ایسی گرم بازاری ہے کہ راتدن چلتے ہی رہتے ہیں بٹالہ کے یکے بھی اور قادیان کے یکے بھی چلتے ہی نظر آتے ہیں ایک آتا ہے دو جاتے ہیں پانچ آتے ہیں تو چار جاتے ہیں۔ اور مکہ سے مدینہ سے ملک عرب سے بصرہ سے بغداد سے نجف سے طرابلس سے شام سے روم سے فارس سے مراکش سے کابل سے غزنی بخت سے بخارا و قندھار سے حبش سے آسام سے چین سے لنڈن سے اور ان ملکوں سے اور دور دراز امصار و بلاد سے جنکا نام بھی کبھی نہیں سنا تھا لکھنو کے کیا معنے اور خصوص ہندوسندھ پنجاب و ممالک متوسط مدراس دکھن۔ مچھلی بندر کلکتہ ڈھاکہ بنگالہ روہیلکھنڈ۔ راجپوتانہ ہریانہ غرض اٹک سے لیکر کٹک تک لوگ فوج در فوج اور جماعتیں کی جماعتیں آتی ہیں اور یہ آنے والے کوئی جاہل نہیں۔ بے سمجھ نہیں دیوانے نہیں۔ ہاں ہوشیار بالغ دنیا کے گرم و سرد سے واقف۔ عالم فاضل پیرزادے سجادہ نشین۔ تاجر۔ بڑے عہدہ دار۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ سنجیدہ اور ذیعقل ہوتے ہیں اور بیعت کا سلسلہ وہ گرم ہے کہ اب نام بھی لکھنے میں نہیں آتے خدا تعالےٰ کی وحی کے کیسے سچے لفظ ہیں اور یہ براہین احمدیہ میں مندرج ہیں اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق یعنی جب اللہ کی نصرت اور فتح آئیگی اور زمانہ کا منتہا ہماری طرف ہوگا۔ کیا یہ بات سچ نہیں ہے۔ کئی بار آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی ایمانی فراست سے بغیر کسی معجزہ اور نشان کے ایمان لے آتے ہیں وہی مقبول و محبوب الٰہی ہوتے ہیں اور جو نشان دیکھنے کے بعد یا فتح و نصرت کے زمانے میں ایمان لائے وہ اُن کے برابر ہوسکتے ہیں جو قبل از نصرت تھے دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ایمان سب سے پہلے لائے وہ صدیق۔ فاروق۔ ذی النورین اور عشرہ مبشرہ کہلائے مگر جو لوگ بعد میں ایمان لائے انکا ایمان خدا نے قبول کیا مگر وہ ناس یعنی لوگوں میں ہی داخل رہے وہ بڑے عہدوں کے لینے والے نہ رہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا

جب اس زمانہ اور اس زمانہ کو ہم خیال کر کے دیکھتے ہیں تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ فرش و عرش کا فرق ممتاز ہوگا خدا کرے ایسا ہی ہو اور ہم وہ زمانہ مبارک موعود اپنی آنکھوں سے دیکھیں اللھم انصر من نصر غلام احمد وجعلنا منھم واخذل من خذل غلام احمد ولا تجعلنا منھم وہ زمانہ تو اب ہی آگیا کہ بہت سے لوگوں کو بوجہ کثرت حضار بمشکل زیارت نصیب ہوتی ہے سیر کو بھی جسوقت حضرت باہر تشریف لے جاتے ہیں پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ سو سو کبھی دو دو سو کبھی پانسو۔ اور کبھی اس سے زیادہ ہمراہ ہوتے ہیں اور ایک کثیر گروہ قادیان میں حضرت کی خدمت میں برکات و فیضان حاصل کر رہا ہے وہ خالی اور غیر آباد جگہ جہاں گنوار عورتیں پاخانہ پھرتی تھیں اور وہ تالاب جسمیں ہاتھی غرق ہوتا تھا وہاں خدا کے فضل سے مکانات ہماری جماعت کے اور مہمان خانہ اور مدرسہ اور بورڈنگ ہوس اور اس کا باورچی خانہ اور شفاخانہ اور حضرت اقدس کا کتب خانہ اور مطبع ضیاء الاسلام اور مدرسے کا دفتر اور چاہ ہے اور وہاں ایک وسیع اور کشادہ سڑک ہے جسپر برسات میں مچھلنے اور کھڑے ہونے سے نظارۂ نیچر دکھائی دیتا ہے اور روز بروز یہاں اور بھی عمارتیں طیار ہوتی جاتی ہیں قادیان میں وہ مکان جن میں کوئی مفت بھی رہنا پسند نہیں کرتا تھا اب وہی مکان کرایہ پر بھی نہیں ملتے بعض مکان ۱۰ر اور بعض ۱۲ر اور بعض ۱۴ر اور بعض پانچ چھ روپیہ کرایہ پر ہیں خدا کے فضل سے ایک مطبع کی جگہ دو مطبع ہوگئے ہیں ایک مطبع کا ذکر کر چکا اور دوسرا مطبع شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی کا جس میں سے ہفتہ وار اخبار الحکم جاری ہوتا ہے اور دوسری کتابیں اور رسالے اور اشتہار بھی طبع ہوتے ہیں۔ جو زمین یہاں پانچ روپے کو مہنگی تھی اب وہ پچاس روپے کو بھی سستی سمجھی جاتی ہے اور پھر بھی نہیں ملتی لکڑیاں اور اپلے جو کوئی مفت کو بھی نہ پوچھتا تھا۔ اب وہ بڑی گران قیمت کو ملتی ہیں۔ غرض قادیان جوبن پر آرہا ہے اور روز بروز ترقی ہو رہی ہے جو ایکبار آکر پھر دوبارہ آوے خواہ دو چار ماہ کے بعد آوے اس کو ایک اور کا اور عالم نظر آتا ہے اور جو یہاں راتدن حضرت کی خدمت مبارک میں رہتے ہیں وہ دن دونی رات چوگنی بہار دیکھتے ہیں ادہر حضرت کے فیضان کی ترقی۔ تحریر کی ترقی۔ تقریر کی ترقی۔ مضامین کی ترقی اسرار و معارف

کی ترقی حقائق و دقائق قرآنیہ کی ترقی وحی الٰہی کی ترقی مراتب و منازل مین ترقی اور حضرت کے صحت مین ترقی وہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیسی سچی ہوئی جو مسلم کی حدیث ہے کہ مسیح زرد رنگ کی دو چادرون مین نازل ہو گا اور اسی کتاب اور ایک دوسری متفق علیہ حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مسیح حمام سے نکلا ہے اور اسکے بالون سے پانی ٹپکتا تہا اور بالون مین کنگھی کی ہوئی ہے سوان دونون حدیثون کے مطابق جب آپنے دعوے مسیحیت کیا ہے تو اسقدر شدید بیمار تہی کہ روزمرہ نعوذباللہ حضرت کے دشمنون کا خطرہ ہی رہتا تہا اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کبھی وہ دن بھی ہو گا جو ہم کھڑے ہو کر نماز پڑھینگے اس زمانہ مین وہ دو زرد کپڑون کا گہرا اور بیمار رنگ چڑہا ہوا تہا حضرت سخت بیمار تھے۔ اور اب جون جون زمانہ دراز اور لمبا ہوتا جاتا ہے وہ زرد رنگ بھی پھیکا پڑتا جاتا ہے اور صحت مین اللہ کے فضل سے روز بروز نمایان ترقی ہے اور وہ دن بھی آنے والے ہین کہ آپ ماشاءاللہ صحت کامل پائینگے غرض ہر ایک چیز مین ترقی ہے مہاجر و انصار مین ترقی۔ مدرسہ کی ترقی لنگر کی ترقی ہان خوب یاد آیا بیشک دشمنون کا تنزل ہے۔ جو بڑے بڑے دشمن معاند غبیہ تھے وہ دنیا سے اُٹھ گئے اور جو باقی ہین وہ بھی خدا کے فضل سے کسی روز خس کم جہان پاک میدان خالی ہو جاویگا اور خوب غور سے دیکھا گیا کہ جب کوئی عنید شدید حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت پر خواہ تقریراً یا تحریراً کہڑا ہو جاتا ہے سلسلہ احمدیہ کی بھی ترقی ہو جاتی ہے اور اس قدر بیعت کا سلسلہ زور شور سے ترقی پکڑ جاتا ہے کہ بیان مین نہیں آتا۔ مہر علیشاہ گولڑی نے جب سے مخالفت اور ہٹ دہرمی کی تب سے ہزارون ہزار اس سلسلہ مین لوگ داخل ہو گئے ایک چھوٹی سی بات اس کے متعلق یاد آ گئی کسی شہر مین سائین مہر شاہ گولڑہی کی کتاب واہیات شمس الہدایہ

کسی شخص نے ایک بزرگ صوفی کو مطالعہ کے لئے دی وہ نصف سے زیادہ اس کو پڑہ چکے تھے تو خدا کی قدرت کسی شخص نے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب مستطاب آئینۂ کمالات اسلام ان کے ہاتہ مین دیدی اس بزرگ نے اس کو دیکہکر شمس الہدایہ کو اس زور سے پھینکدی کہ جیسے کوئی استنجہ کا ڈھیلا ہاتہ سے پھینکدیتا ہے اور آئینہ کمالات اسلام کو ایسا خوش ہو کے ہاتہ مین لیا جیسے کوئی حسین و مہ جبین آئینہ کو ہاتہ میں لیکر خوش ہوتی ہے اور جب سے تحفۃ الحق (شحنہ ہند) خبیثہ نکلنا شروع ہوا ہے تب سے تو لوگ اسقدر حضرت امام علیہ السلام کیطرف رجوع ہو رہے ہین جیسے شمع پر پروانے نثار ہوتے ہین کیونکہ جو شحنہ حق نے جوٹہہ بولنا اختیار کیا ہے وہ پہلے لوگون کی نظر مین سچ معلوم ہوا۔ آخر رفتہ رفتہ جہوٹہہ کہل گیا اب اس کی طرف کوئی نظر اٹہاکے بھی نہیں دیکھتا۔ ایک کوڑے کرکٹ کی ہی لوگون کو کہاد اور پڑاوہ لگانے کی ضرورت مین ایک وقعت معلوم ہوتی ہے مگر اسکی اتنی بھی نہین گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کو بہاگتا ہے یہ جانے اور اس کا کام مگر اس سے ہمارا یہ فائدہ ہے کہ اسکے جہوٹہہ سے ہماری ترقی ہے اور یہ ہماری شہرت کا ذریعہ ٹھہرا۔ بہت سے لوگ ارادہ کر رہے ہین کہ قادیان مین مہاجر بنکر رہین اور بہت سے مبارک وہ لوگ ہین جو اپنے گہربار ملک واملاک چھوڑ کر اس امام علیہ السلام کی خدمت مین رہتے ہین اول تو حضرت مولوی نورالدین صاحب ہین جنہون نے سب سے پہلے ہجرت کی پہران کے بعد اور صاحب ہین چنانچہ حضرت سید میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو حضرت امام علیہ السلام کے خسر ہین۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب مولوی قطب الدین صاحب۔ مولوی قاضی امیر حسین صاحب بہیروی۔ شیخ عبدالرحیم صاحب حکیم فضل دین صاحب بہیروی۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب پشوری۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب

شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی اور خاکسار راقم ہیڈ ماسٹر شیر علیصاحب۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے و ایل ایل بی محمد اکبر خانصاحب۔ حافظ قدرت اللہ خانصاحب۔ بابو محمد افضل صاحب لاہوری۔ احمد جانصاحب پشوری شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی۔ قاضی ضیاءالدین صاحب ساکن قاضی کوٹ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار الحکم و مؤلف تفسیر القرآن شیخ مسیح اللہ صاحب شاہجہان پوری میانجی نجم الدین صاحب بہیروی۔ مفتی محمد صادق صاحب بہیروی۔ شیخ عبدالحق قصوری۔ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری۔ مستری قطب الدین صاحب بہیروی۔ حاجی فضل حسین صاحب شاہجہان پوری۔ مولوی شیخ عبدالحی صاحب نجفی۔ سید عبداللہ صاحب بغدادی عبدالرحمن صاحب زرگر لودیانوی اور حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔ پہلے اکثر سال بسال یا چھٹے مہینے آتے تھے مگر اب اکثر آپکا قیام قادیان ہی مین رہتا ہے اور نواب محمد علیخانصاحب معہ اپنے رفقاء واہبیت و ملازمین بہت مدت سے یہان ہین اور بہت سا اپنے رہنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہین علاوہ ان کے اور بہت سے احباب ہین جو یہان رہتے ہین اسوقت ان کا نام مجھے یاد نہین حضرت اقدس ایک روز فرماتے تھے کہ ہم نے کشف مین دیکہا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے اونچی اونچی دو منزلی چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوترون والی دکانین عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہین اور موٹے موٹے سیٹھ بڑی بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے بیٹھے ہین اور

ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیون اور ہیرون روپیون اور اشرفیون کے ڈھیر لگ رہے ہین اور قسما قسم کی دوکانین خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہین۔ بگھے بگیان ٹمٹم فٹن پالکیان۔ گھوڑے۔ شکرمین پیدل اسقدر بازار مین آئے جاتے ہین کہ مونڈھے سے مونڈھا بھڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے سو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان عجیب شہر عظیم الشان بنجائیگا پھر فرمایا کہ جو لوگ بڑے لوگون اور عزیزون کی یادگارین بناتے ہین کیا خدا اپنے پیارے کی یادگار قائم نہ کریگا ضرور کریگا اور فرمایا کہ اجکل جو طاعون کا سخت زور وشور ہو رہا ہے اور ساٹھ یا سو برس تک اس کا دورہ رہتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ یا تو یہ مرض گناہ کو نگل جاتا ہے یا گنہگار کو نگل جاتا ہے اور مرسل و مامور کے زمانے مین تو یہ آتا ہی رہا ہے اور یہ لوگون کی بداعمالیون کے نتیجہ ہو جاتا ہے۔ وہ مامور پر جو جھوٹے طعن کرتے ہین وہ اُلٹے طاعون مین گرفتار ہوتے ہین پس جب اس کا اسقدر دورہ رہا تو لوگ امن کی جگہ تلاش کرینگے تو کیا عجب ہے کہ ہمارا کشف اسیطرح پورا ہووے کہ لوگ ہلاکت اور طاعون زدہ مقامات کو چھوڑ کر قادیان مین آکر بسین۔ خاکسار نے بھی دو خواب اسی کشف کے مطابق ایک سال شاید ہوا ہوگا دیکھے ایک خواب مجھے اسوقت خوب یاد آ گیا وہ یہ ہے کہ مین نے دیکھا کہ حضرت اقدس امام علیہ السلام اور خاکسار اور بہت سے اپنی جماعت احمدیہ کے لوگ کہین سفر کو گئے ہین جب واپس آئے تو قادیان کے قریب پہونچکر کیا دیکھتے ہین کہ قادیان ایک عظیم الشان گلزار جنان بنا ہوا ہے۔ سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ کی تحریرون سے مکانات بلند بنے ہوئے ہین اور انگریزون کی کوٹھیان اور مکانات عمدہ عمدہ خوبصورت بنے ہوئے ہین ویسرائے اور لفٹنٹ گورنر اور کمشنر اور کلکٹر اور نیز بڑے بڑے عہدہ دارون کے بنگلے رفیع الشان مزین ہین اور انمین وہ صاحب رونق افروز ہین اور فوجین اور لشکر پڑے ہوئے ہین ڈیرے اور خیمے اور چولداریان کوسون مین لگی ہوئی ہین اور وہ تالاب جسکا مین نے ذکر کیا ہے وہ سنگ مرمر سے بنا ہوا ہے اس مین کشتیان اور جہاز چل رہے ہین اور دھوبی بکثرت ایک طرف کپڑے دھو رہے ہین۔ پھر مین جاگ اٹھا اور مجھے وہ وحی الہٰ یعنی اللہ تعالےٰ کا کلام جو اس پاک انسان پر نازل ہوا ہے جو خدا کا پیارا اور متقیون نبیون ومرسلون وصحف مقدسہ۔ اولیا غوث و قطب ابدال علمائے ربانی کا موعود ہے اور وہ یہ ہے کہ

ساُوتیک برکۃ و اجلی انوارھا حتی یتبرک من ثیابک الملوک والسلاطین

یعنی یہانتک تیرے مدارج ومراتب کی ترقی ہوگی کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے۔ واقعی یہ بات سچ ہے کہ چارونطرف ایک شور محشر بپا ہوگا اور قادیان امن کی جگہ ہوگا تو لوگون کو چل پھر کر قادیان ہی سوجھے گا۔ اب تو لوگ ٹھٹھا اور استہزا کرتے ہین مگر بعد مین انکو حقیقت معلوم ہوگی مثل مشہور ہے کہ پانڈی جی پچھتائینگے اور وہی چنے کی کھائینگے پھر قادیان ہوگا اور مستہزئین ہون گے۔ اور قادیان کی نسبت جو طاعون اور فتن دجالیہ سے محفوظ و مصئون و مامون رہنے کے لئے الہامات حضرت کو ہوئے ان مین سے چند الہام بطور نمونہ کے.. لکھتا ہون۔

اول۔ انہ اوی القریۃ یعنی قادیان کو ہم اپنی پناہ مین لے لین گے یا منتشر ہونے سے بچالین گے۔ پس جو خدا کی پناہ مین مقام ہوا اور منتشر ہونے سے بچایا جاوے وہ ضرور مجمع اور ماؤی اور مامن اور کہف الناس . . . ہوگا۔

دوم۔ من دخلہ کان امنا یعنی جو اس شہر مین داخل ہوا یعنی قادیان مین وہ امن مین ہوگا

سوم ما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی جب تک تو یہان ہے خدا ایسا نہین کہ وہان کوئی عذاب بھیجے

چہارم یاتون من کل فج عمیق وسع مکانک یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ لوگ اور تحفے تحائف دور دور سے تیرے پاس آئینگے ان کا آنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اور کوئی جگہ امن وامان کی سوائے قادیان کے نہ ہوگی یا یہ ہے کہ لوگ جو دور سے آئینگے تو اسی واسطے آئینگے کہ برگزیدہ اور فرستادہ خدا کی زیارت سے مشرف ہون پس اگر وہ مقام عذاب کا مقام ہو تو کون ہے جو وہان آئے اور اس کو برگزیدہ بارگاہ ایزدی سمجھے۔ . . .

خط و کتابت

از بیت الصدق لاہور
مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

مائی ڈیر مسٹر مائرز

نہ آپ کوئی خویش ہین اور نہ مین کوئی سوداگر ہون۔ نہ آپ مجھے جانتے ہین اور نہ مین آپ کو پہچانتا ہون باوجود اس کے مین آپکو خط لکھنے اور ایک شلنگ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرنے کی جرات کرتا ہون اگر آپ سوال کرین کہ کس چیز نے مجھے اس امر پر مجبور کیا تو اس کا جواب یہی ہے کہ اس شوق نے جو مجھے آپکے ساختہ ٹیڑھے قلمون کے استعمال کے ساتھ ہے۔ ہم آپ کی ان قلمون کو جنکی نوک داہنی طرف مڑی ہوئی ہے

---

۱۴ کرتا ہے لہذا اس کے ساتھ پان ضروری ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ مین جو کاپی لکھتا ہون مجھے نزلہ کا بھی مرض ہے منہ نیچے کرنا پڑتا ہے اس سبب سے بھی اگر پان نہین ہو تو دانتون کو تکلیف پہنچتی ہے سو احمدی بھائیون کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ میری اس عرض داشت کو

اور ان پر الف کا نشان ہوتا ہے اپنی زبان میں ٹیڑھے پر کہتے ہین ۔ آپ کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے ایک کی تصویر بھی یہان بنا دیتا ہون

تصویر نب

ایک نب کو لیکر اور اسکا خالی حصہ نیچے کیطرف کرکے کاغذ پر رکھکر بنائی ہے اور اس کے اوپر کیطرف کچھ حروف لکھے ہوئے ہین جو کہ بسبب اُلٹا ہونے کے میرے پڑھنے مین نہین آسکتے ہان کوئی مطبع کا کمپازیٹر یا سنگ ساز ہو تو فورًا پڑھ لے تاہم مین امید کرتا ہون کہ جن قلمون کی طرف میرا اشارہ ہے ان کو آپ سمجھ گئے ہونگے ۔ قریب قریب دس سال کا عرصہ گذرا ہوگا جب مین نے پہلے پہل یہ قلمین دیکھین ۔ اور مجھے ایسی پسند آئین کہ تب سے مین ہمیشہ انکو اپنے پاس رکھتا ہون میرے خیال مین صرف یہی ایک اس قسم کی قلم ہے جو ہر طرح کے طرز حروف کو عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ لکھ سکتی ہے ۔ انگریزی - عربی عبرانی سنسکرت ۔ ہندی اور فارسی حروف کی نسبت تو میرا اپنا تجربہ ہے لیکن مین امید کرتا ہون کہ دنیا مین مین کسی قسم کے حروف ہون یہ قلم سب کے لئے کارآمد ہوگی ۔ مین نے ان قلمون کو اپنے دوستون اور شاگردون بزرگون اور چھوٹون مین رائج کیا اور کئی جگہون مین سب سے پہلے مین نے ہی اس کا رواج دیا ہے اور مین نے ہر جگہ اس کو لوگون کے درمیان پسندیدہ دیکھا ہے ۔

لیکن اس پسندیدہ قلم کے کئی سالون کے استعمال کے بعد اب ہمین افسوس آتا ہے کہ بازار مین خراب قسم کے نب ملتے ہین اور عمدہ قسم کے نہین ملتے مین فیصلہ نہین کر سکتا کہ یہ خرابی کسی ادنی درجہ کے مصالح کے استعمال کرنے سے پیدا ہوئی ہے یا آپکی کلون مین کچھ نقص آگیا ہے یا شاید آپ کے موجدون نے تجارت کی ارزانی کی خاطر اس قسم کے پرزے ایجاد کئے ہین ۔ بہرحال مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ گذشتہ ایام کے عمدہ مضبوط پائدار نب اب ہمین نہین ملتے اور ہمین مجبورًا کمزور اور سستون کے ساتھ ہاتھ ہلانا پڑتا ہے جو کہ بہت جلد آرام لینے کی خواہشمند ہو کر ایک ٹانگ دوسری پر رکھکر لیٹ جاتی ہین ۔ قدیمی دوستون کا رنگ تو کچھ خاکی سا تھا ۔ پر وہ مضبوط اور پائدار تھے اور نو واردو چمکیلے اور خوشنما ہین ۔ پر وہ جلد پھسلنے والے اور ناپائدار ہین ۔ اب مین یقین کرتا ہون کہ آپ سمجھ گئے ہونگے کہ مین نے ایک شلنگ آپکو کیون روانہ کیا ہے جتنی جلد ممکن ہو سکے آپ مجھے ایک شلنگ والا بکس جس مین مضبوط اور پائدار قلمین ہون ارسال فرما دین وہ قلمین یہان کے سوداگرون کو دکھاؤن گا اور وہ پھر اس قسم کے منگوا لیا کرینگے مین امید کرتا ہون کہ آپ جلدی اس خط کی طرف توجہ کرینگے تاہم مین پسند کرتا ہون کہ صاف باطن آدمی کیطرح آپکو وہ اصلی سبب بھی بتا دون جس نے مجھے ان قلمون کے واسطے اس قدر تردد کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے شاید یہ امر آپکو جلد ارسال کرنے پر آمادہ کرے اور نیز مین یقین رکھتا ہون کہ وہ بات آپکے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگی ۔

اصل بات یہ ہے کہ مجھے اس بات کا فخر حاصل ہے کہ مین نے ہی یہ قلمین سب سے پہلے اپنے حضرت مسیح کے پیش کی تہین ۔ ہمارے حضرت ان کے استعمال سے ایسے خوش ہوئے کہ انہون نے اس کے سوا اور کسی قلم سے لکھنا چھوڑ دیا ۔ اور تب سے یہی قلم انکے استعمال مین آتی ہے ۔ کئی دفعہ انہون نے اس کے کارآمد ہونے کا ذکر فرمایا بلکہ ایک خط مین انہون نے مجھے تحریر فرمایا کہ لکھنے کے وقت جو دقت ہوتی تھی وہ اس سے دور ہو گئی ہے جزاکم اللہ خیرا لجزا لیکن گذشتہ چند ماہ سے جب کبھی مین آنحضور کی خدمت مین حاضر ہوتا ہون تو آپ فرماتے ہین کہ اب یہ قلمین عمدہ قسم کی نہین ہوتین ۔ مین نے عرض کی کہ مین عمدہ قسم تلاش کرون گا مگر یہان کے بازار مجھے اس تلاش مین مدد نہ دے سکے اور اس پرانی کہاوت کے مطابق کہ ضرورت ایجاد کی مان ہے میری اس تڑپ نے کہ مین کسیطرح حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل کرون مجھے انگلینڈ خط لکھنے پر مجبور کیا شاید آپ "حضرت مسیح" کا فقرہ میرے خط مین پڑھکر چونک اُٹھے ہون کہ یہ کیا ہے ۔ اسواسطے مین مناسب سمجھتا ہون کہ چند الفاظ مین اس کی تشریح کر دون اور اگرچہ خط لمبا ہو گیا ہے تاہم مین امید کرتا ہون کہ یہ آپکے واسطے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا ۔ کیا عیسائی اور کیا مسلمان سب اس بات پر ایمان رکھتے ہین کہ مسیح دوبارہ دنیا مین آوے گا ۔ لیکن ہر ایک نے اس کی دوبارہ نمود کی طرز مین اختلاف کیا ہے ۔ عیسائی تو یہ کہتے ہین کہ وہ خدا کا بیٹا تھا دوبارہ دنیا کے آخر مین آئے گا اور تمام غیر عیسائی سلطنتون کو تباہ کر دیگا اور تمام غیر عیسائیون کو قتل کرکے دنیا بھر مین عیسائیت کی سلطنت قائم کر دیگا ۔ برخلاف اس کے مسلمان یہ امید کئے بیٹھے ہین کہ وہ دنیا مین آکر تمام غیر مسلم بادشاہون اور ان کے نائبون اور تمام غیر مسلم مخلوقات کو قتل کرکے دنیا مین اسلامی سلطنت قائم کر دے گا یہ تو تمام عیسائیون اور مسلمانون کے خیالات ہیں ۔ ہمارے حضرت مسیح فرماتے ہین کہ یہ دونون قومین غلطی پر ہین وہ فرماتے ہین کہ عیسیٰ بن مریم خدا کا ایک نبی تھا جو کہ یہودیون کی اصلاح کے لئے آیا تھا ۔ مگر یہودیون نے

اُسے تکلیف پہنچائی۔ پلاطوس کے پاس اس کے بر خلاف مقدمہ کہڑا کیا آخر وہ صلیب پر چڑہا گیا۔ لیکن موت کی سی بیہوشی کی حالت مین وہ صلیب سے اُتار لیا گیا تہا اس کے بدن پر شفا دینے والی مرہمین لگائین گئین اور ایک ٹہنڈی غار مین وہ رکہا گیا جہان اُسے رفتہ رفتہ ہوش آئی تو پہر باہر نکل کر اپنے حواریون سے ملاقات کرتا پہرا لیکن چونکہ ممکن نہ تہا کہ ایسی طرح صلیب سے بچکر پہر اسی ملک مین رہے اسواسطے اس نے مشرق کیطرف رخ کر کے ایک لمبا سفر اختیار کیا اور آخر کار ملک کشمیر مین پہنچا اور ان علاقون مین مذہب بدھ کے لوگون پر بہت اثر ڈالا چنانچہ اب تک وہ لوگ عیسیٰ کو بھی ایک بدھ مان کر پرستش کرتے ہین اور ان کی کتابون مین ایسے نصیحات پائی جاتی ہین جو بالکل انجیل سے ملتے جلتی ہین۔ غرض ان ممالک مین وہ بہت عرصہ تک رہا اور ایک لمبی عمر پا کر اسی جگہ فوت ہوا اور کشمیر سری نگر مین دفن کیا گیا۔ جہان کہ اس کی قبر آج تک محفوظ ہے اور اس وادی کے باشندے کہا کرتے ہین کہ یہ قبر شہزادہ نبی عیسیٰ کی قبر ہے جو کہ ۱۹۰۰ سال گذرے ہین کہ ممالک مغرب سے یہان آیا تہا اور قوم کا اسرائیلی تہا ۞

خود یسوع مسیح نے اس امر کو صاف کر دیا تہا کہ میرا دوبارہ آنا کس طرح سے ہوگا کیونکہ اُس نے لوگون کو کہا کہ الیاس کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی یوحنا کے آنے مین پوری ہو چکی ہے جو کہ الیاس کی روح اور طاقت مین آیا ہے۔ پہر ہمارے حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مسلمانون کا یہ خیال کہ کوئی خونی مسیح آئیگا۔ جو سب غیر مسلمون کو قتل کر دیگا۔ درست نہین ہے۔ ہم ایک مہذب زمانہ مین زندگی بسر کر رہے ہین اور ہر ایک شخص اپنی مذہبی رائے اور ایمان کے متعلق آزاد ہے اسواسطے مذہبی جنگون کی اب کوئی ضرورت نہین۔ ہمارے حضرت مسیح فرماتے ہین کہ مین یسوع مسیح کی روح اور قوت مین آیا ہون تاکہ دنیا مین روشنی اور نور امن کے ساتہہ پہیلادون کوئی لڑائی نہین لڑی جاویگی اور نہ آدمیون کو قتل کیا جاویگا۔ بلکہ مین دنیا کو وہ سچا راہ دکہانے کے واسطے آیا ہون۔ جو دائمی خوشی تک انسانکو پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے وحی پاکر مین اس بات کا دعوی کرتا ہون کہ مین وہی مسیح ہون جس کے آنیکا دنیا کو انتظار تہا اور مین نے اپنے دعوے کو سینکڑون نشانات کے ساتہہ سچا کر دکہایا ہے میرا مشن یہ ہے کہ عیسائیون کو اس بات سے متنبہ کرون کہ وہ انسان کو خدا ماننے مین غلطی کہاتے ہین۔ اور مسلمانون کو سمجہاؤن کہ جبکہ ہم سلطنت برطانیہ جیسی پرامن حکومت مین رہتے ہین تو مذہبی جنگون کے تمام خیالات دلون سے دور کر دینے چاہیئے اور اسطرح مین سب کو امن اور ہمدردی خلائق اور خدا کے ساتہہ سچی محبت کے جہنڈے کے نیچے لاؤنگا۔ ہمارے حضرۃ مسیح کی کئی سَو پیشگوئیان پوری ہو چکی ہین اگر کوئی آدمی سوسائٹی یا گورنمنٹ صداقت پر پہنچنے کے لئے سچے دل سے فکرمند ہو تو وہ ہمیشہ اس امر کے لئے طیار ہین کہ اللہ تعالےٰ سے دعا کرین کہ اور نشان دکہایا جائے قریباً پچاس ہزار آدمی ان کے فرقے مین شامل ہو چکا اور جیسا کہ مین اپنے تجربے سے کہ سکتا ہون ان کی صحبت انسان کو دِل کا پاک شریف۔ رضائے الہی پر فرمانبردار بنی آدم کے ساتہہ ہمدرد اور گورنمنٹ کا وفادار بنا دیتی ہے۔

اس جگہ مین خط کو ختم کرتا ہون اور اگر آپ مجہے اطلاع دینگے کہ یہ امر آپکے واسطے دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہوا ہے تو مین آپکو زیادہ باتین تحریر کرونگا اور قلمون کے متعلق پہر ایکدفعہ یاددہانی کرانے کے بعد مین اپنے خط کو بند کرتا ہون۔

آپکا خیرخواہ محمد صادق لاہور

جواب جو انگلینڈ سے آیا ہے

از مقام شارلاٹ سٹریٹ کارخانہ قلم شہر برمنگہم مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

بخدمت مفتی محمد صادق صاحب قادیان ضلع گورداسپور ملک ہندوستان

پیارے جناب

ہمین آپکے معزز اور دلچسپ خطوط مورخہ ۲۹ نومبر سنہ ۱۹۰۰ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۰۱ء اور ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۲ء سب ملے اور ہم اس بات کا افسوس ظاہر کرنے سے رک نہین سکتے کہ جو قلمین ہم نے آپکو ارسال کی تہین وہ اب تک آپکو نہین پہنچین۔ اسواسطے آج ہم ایک اور بکس روانہ کرتے ہین۔ اور مزید احتیاط کے لئے اس کو رجسٹری کرا دیتے ہین تاکہ آپ کو ضرور پہنچ جائے۔ ہم امید کرتے ہین کہ آپ اور آپکے خداوند مسیح ان قلمون کو ضرور پسند فرماوینگے۔

جو عزیز ہندوستانی بہائی ہمارے ساتہہ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہین ان کے متعلق جو امور دنیوی مدنی یا مذہبی ہون ان کی اطلاع پانا ہمارے لئے ہمیشہ بڑی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ مگر تجارتی کاروبار مین ہم کو اتنی فرصت نہین کہ ایسے مضامین پر تحریر کرین۔ تاہم ہم اپنی امید کو

ذیل میں ہم میان چراغدین ساکن جمون کا توبہ نامہ شائع کرتے ہین اگرچہ بعض فقرے اس توبہ نامہ کے ذرا زیادہ صراحت کے ساتہہ بیان ہونے کے قابل ہین اور ہم کو امید ہے کہ میان چراغ الدین صاف طور پر اس امر کا اعتراف شائع کردینگے کہ مین نے اپنے الہامات کو حدیث نفس اور اضغاث احلام سے پاک سمجہنے مین غلطی کہائی ہے بہرحال چونکہ انہون نے سعادتمندون کی راہ پر قدم مارنے کی کوشش کی ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا ہے اس لئے ہم حضرۃ اقدس کے ارشاد عالی کی تعمیل مین میان چراغ الدین صاحب کے توبہ نامہ کو شائع کرتے ہین اور حضرۃ اقدس کے اس ارشاد کا درج کرنا بھی ضروری سمجہتے ہین کہ ہماری جماعت مین سے ہر ایک شخص کو لازم ہے کہ وہ میان چراغ الدین صاحب سے باخلاق پیش آئین اور کسیطرح پر ان کی دلشکنی کا موجب نہ ہون۔ ہم امید کرتے ہین کہ احمدی قوم اپنے امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے حکم کی تعمیل کریگی اور میان چراغدین صاحب بھی آئندہ کے لئے جیسا کہ انہون نے اقرار کیا ہے ایسی بلند پروازگی سے تائب رہینگے۔ اور اور بھی وضاحت کے ساتہہ اس امر کو شائع کردینگے کہ انہون نے سخت دھوکہ کہایا کہ حدیث النفس کو القائے ربانی سمجہ لیا۔ اب ہم وہ توبہ نامہ درج کرتے ہین

توبہ نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

یا خلیفۃ اللہ علی الارض السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کا اشتہار متعلقہ خاکسار حرف بحرف اس عاجز نے پڑہا اعوذ باللہ من غضبہ وعقابہ

اس لئے سب سے پہلے تو مین اپنا توبہ نامہ پیش کرتا ہون تا کہ مین ان ناراضگیون کو جو میری نسبت حضور کے دل مین پیدا ہوئی ہین دور کردون۔ اور مین آپکی ناراضگی سے جسکا نتیجہ خدا کا غضب ہے، خدا کے امان مین محفوظ رہون۔ مین ایک بار نہین بلکہ ہزار بار توبہ کرتا ہون اور بڑی خوشی سے بلکہ اس بات کو مین اپنے فخر اور صلاح ونجات دارین کا موجب سمجہتا ہون جیسا کہ تمہین کہ مین منافقانہ طور سے نہین بلکہ مخلصانہ دل سے پورے صدق اور کامل ایمان کے ساتہہ لوگون کو اپنے اشتہارات کے ساتہہ جناب کی مخالفت سے ڈراتا اور توبہ و استغفار کیطرف ترغیب دیتا تہا تو کیا سب سے پہلے مین ہی اس نمونہ کو اپنے حال پر وارد نکرون بلکہ بدرجہ اولے سب سے بڑہکر کرتا ہون تا کسی مخفی یا علانیہ دانستہ یا نادانستہ۔ چھوٹی یا بڑی مخالفت کے باعث جس کے ذریعہ سے مین حضور کے اس عتاب اور سرزنش کا عند اللہ مصداق ہون اپنے مخلصانہ دل کے ساتہہ خدا کے حضور مین توبہ کرکے اس کے بڑے اور پرخوف غضبناک نتیجہ کے ظہور سے خدا تعالے سے معافی اور امان چاہتا ہون اور اس بات پر خدا میرا گواہ ہے اور حضور کو بھی گواہ کرتا ہون۔ خدا تعالے میری اس توبہ کو قبول کرے اور حضور کی بھی نظر منظور ہون اور اللہ تعالے کسی دانستہ یا نادانستہ خطا اور گستاخی کے انتقام سے جو حضور کی مخالفت پر مبنی ہو معاف فرمادے اور اپنے حفظ امان مین محفوظ رکھے آمین ثم آمین

پس واضح خدمت عالی کہ مین نے اپنے دعوے کے متعلق جو کچھ اظہار کیا ہے اس کو خالصًا بلا تحریک نفسانی، اللہ تعالی کی طرف سے سمجہکر اسکی رضامندی اور اس کے اس پاک سلسلہ احمدیہ کی تائید وتصدیق کے لئے کیا تہا جس پر اللہ تعالے میرا گواہ ہے

مگر چونکہ حضور امام الزمان اور خلیفۃ اللہ اور حکم ہین اس لئے جناب کا فیصلہ اور حکم ہر ایک فرد بشر کو ماننا اور قبول کرنا فرض ہے لہذا مین بھی حضور کے فیصلہ کو جو کہ میرے دعوے ماموریت کی نسبت صادر ہوا ہے سچے دل سے منظور و قبول کرتا ہون

اور مین نے اپنے اس دعوے کے متعلق ہمیشہ کے لئے یہ استعفا اور توبہ نامہ لکہکر حضور مین ارسال کیا ہے اسکو قبول فرماوین اور اگر مرضی مبارک مین آوے تو شائع بھی کردین کیونکہ مین ایک غریب آدمی ہون اس لئے اشاعت کی توفیق نہین رکہتا۔

برائے خدا میری معافی کے لئے خدا تعالے کے حضور دعا مانگین تا کہ خدا تعالے میرے اس قصور کو جو حضور کی طرف سے میری طرف منسوب کیا گیا ہے معاف فرماوے اور آئندہ کے لئے حضور کسیطرح کی ناراضگی اپنے دل میں اس خاکپائے کی نسبت نرکھین تا کہ خدا تعالے اس عاجز کو آپ کی ناراضگی کے باعث کسی انتقام مین ماخوذ نکرے آمین اور مین امید کرتا ہون کہ حضور براہ الطاف واکرام قبول توبہ سے مطلع فرما دینگے۔

عریضہ نیاز خاکسار چراغ الدین احمدی

از جمون ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

قصص قرآنی کی فلاسفی

یہ مضمون ایک خطبہ کا ری پروڈکشن ہے جو ۱۱ مارچ ۱۹۰۳ء کو عید ضحیٰ کے دن ہمارے محسن مخدوم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے پڑھا چونکہ خطبہ کا محدود وقت اِس قسم کے عظیم الشان مضمون کے تمام پہلوؤن پر پوری بحث کرنے کے لئے کافی نہیں تہا اور نہین ہو سکتا حضرت مولانا صاحب نے قصص قرآنی کی فلاسفی بیان فرماتے ہوئے ایک ہی پہلو پر مختصر سی بحث کی ہے جو بطور ایک اصول اور نشانِ سبیل کی ہے جس پر غور کرنے سے ایک فہیم اور ذکی انسان اِس مضمون کے متعلق ایک مفید نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین کے فائدہ کے لئے اس کو اپنے الفاظ مین جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے درج کرتے ہین اور ہم افسوس کرتے ہین کہ بہت جلد ہم اس کو شائع نہین کر سکے ایڈیٹر

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

ان لوگون کی باتون مین دانشمندون کے لئے بڑی عبرت ہے۔ حقیقت مین یہ امر نہایت ہی قابل غور ہے کہ قرآن شریف مین جو انبیاء علیہ السلام کے قصص اور حالات بیان ہوئے ہین ان سے قرآن کریم کی غرض اور علتِ غائی کیا ہے؟ مینے سالہا سال تک اس مضمون پر فکر کی ہے اور قرآن شریف کے بیان کردہ قصص پر مختلف پہلوؤن سے نگاہ کی ہے اور مین نے ان قصص کی تہ مین مدتون ڈوب کر سوچا ہے کہ کیا قرآن کریم رستم و اسفندیار کی.... داستان کیطرح ان قصون کو بیان کرتا ہے اور اس کی غرض تاریخ کا بیان کرنا اور داستان سرائی ہے یا کوئی اور عظیم الشان مقصد ان قصون مین اس نے رکھا ہے؟ مین اپنی سالہا سال کی تحقیقات اور فکر کے بعد جس نتیجہ پر پہنچا ہون محض خدا تعالے کے لئے انشراح صدر سے اُس خدا کے گھر مین کھڑا ہو کر اس کو بیان کرتا ہون کہ قرآن کریم کے قصص ہرگز ہرگز اپنے اندر وہ رنگ نہین رکھتے جو ہندوؤن کی کتھاؤن یا جاہلون کی داستانون مین پایا جاتا ہے مین یہ بھی علی الاعلان کہتا ہون کہ ان قصص مین مسلسل تاریخی رنگ بھی موجود نہین ہے کیونکہ قرآن شریف کی شان جیسی ایک قصہ گو کی داستان سے پاک ہے۔ ویسی ہی ایک مؤرخ کیطرح وہ تاریخ بیان کرنے سے بھی الگ ہے۔ ورنہ قرآن شریف کو اساطیر الاولین کہنے والون کا اعتراض تسلیم کرنا پڑتا ہے حالانکہ وہ بزور اس کی نفی کرتا ہے۔

پھر وہ بات کیا ہے۔ اور وہ راز کیا ہے جو ان قصص کی تہ مین اللہ تعالے نے رکھا ہوا ہے؟ یہ مضمون بہت ہی وسعت طلب ہے اور افسوس ہے کہ مین خطبہ کے بہت ہی مختصر وقت مین اس کے سارے پہلوون پر بحث نہین کر سکتا۔ ورنہ مین مختلف طرز و طرق سے ان اسرار کو بیان کرتا جو ان قصص کے بیان کے متعلق اللہ تعالے نے اپنے خاص فضل سے مجھے سمجھائے ہین تاہم مین ایک امر پر کسیقدر بحث کرتا ہون۔

مین کہہ چکا ہون کہ قرآن شریف ان قصص کو داستان سرائی کے طور پر بیان نہین کرتا بلکہ تمام نبیون کے جسقدر واقعات قرآن شریف نے بیان کئے ہین ان واقعات مین اللہ تعالے نے ایک عظیم الشان پیشگوئی بیان فرمائی ہے جس کے پورا کرنے کے لئے ایک عظیم الشان انسان آیا وہ واقعات ارہاص اور راہ صاف کرنے والے نشان تھے اور اس لئے بیان ہوئے تھے کہ تا آنیوالے انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت کا نشان ٹھہرین +

مین عیسائیون اور بے باک آریون کے اس اعتراض کو ہمیشہ نفرت اور افسوس سے دیکھتا ہون جو وہ قرآن کریم کے قصص پر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ قصون کا مجموعہ ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر وہ راستی کے فرزند ہو کر قرآن کریم کے قصص کی حقیقت پر غور کرتے اور دیکھتے کہ کسطرح قرآن شریف ان قصص کو آیات قرار دیتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے نشان اور آپ کی زندگی کے پیش آنیوالے واقعات ٹھہراتا ہے تو وہ قرآن شریف کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے۔ مگر افسوس تو یہی ہے کہ ان کور چشمون نے اس حقیقت کو دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ عناد اور حسد تیرا ستیاناس ہو کہ تو عظیم الشان خوبی اور حسن کو بدنما کر کے دکہاتا ہے۔

قرآن کریم کی سچائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اللہ تعالے کی علیم و خبیر قادر مقتدر ہستی پر یہ زبردست گواہ ہین +

قرآن کریم کیسی تحدی آمیز اور پر شوکت الفاظ کہتا ہے مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ یہ قرآن شریف افترا نہیں بلکہ قرآن کریم اپنی سچائی کی یہ دلیل قوی رکہتا ہے کہ نبیون کے تمام واقعات پر تصدیق کی مہر کرنے والا اور وہ تمام باتین جو پہلے طومارون کے طور پر مجمل تہین اس جلیل الشان کتاب نے اُن کو کہولدیا اور انکی تفصیل کر دی ہے اور مومنون کے لئے یہ رحمت ہے اور وہ اس دنیا مین اس کتاب کی اتباع کے طفیل کامیابی کا پہل کہا ئینگے۔

یہ آیتین سورہ یوسف کی آخری آیتین ہین میرا مطلب یہ ہے کہ اس مضمون کے لحاظ سے اس جماعت کو جو اسوقت یہان موجود ہے ان مین سے بہتیرے ایسے ہونگے جنہون نے بہت تہوڑی باتین اس سلسلہ کے متعلق سنی ہون یا بعض کی واقفیت کچی ہو غرض ان کو فائدہ پہنچانے کے لئے اور جو واقفیت رکھتے ہین ان کے لطف کو بڑہانے کے لئے اسپر بحث کرنی چاہتا ہون۔ میرے اس مضمون کا موضوع جیسا مین پہلے کہہ آیا ہون قرآن کریم کے قصص کی حقیقت ہے اور یہ تحریک مجھے دو وجہ سے ہوئی ایک تو یہ کہ خدا سے دور نصرانی قوم نے سنن انبیاء کی ناواقفیت اور جہالت کی وجہ سے اعتراض کیا ہے کہ یہ قصے توریت سے لئے ہین۔ دوسری وجہ مسلمانون کی ناواقفی ہے جنہون نے نصرانیون یا آریون کو ایسے اعتراض کرنے

کا موقع دیا ہے اور ان قصون پر تدبر نکرنے کی وجہ سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ وہ ان کو داستان کے طور پر قصص الانبیاء بناکر پڑھتے ہین۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی حکیم و مجید کتاب مین سورۂ فاتحہ مین اس ساز کو کہول دیا ہے۔ جب کہ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی اس میں تین قومون کا ذکر فرمایا اول منعم علیھم جو ان راستون پر چلے جو خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق تھے اور جنہیں ان راہون پر چلنے کی وجہ سے انعام ہوئے۔ دوسرے وہ جنہون نے خدا کے راستبازون اور ماموروں سے عداوت اور بغض کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کا غضب ان پر بھڑکا اور وہ اس دنیا مین بھی ذلیل و خوار ہوئے تیسری وہ قوم جو ضالین کہلاتی ہے۔ جنہون نے ایک عاجز و ناتوان انسان کو خدا بنا دیا۔ مغضوب سے یہود اور ضالین سے نصاری مراد ہین۔ اور یہ مسلمانون کا اجماعی اور متفق علیہ عقیدہ ہے

اب غور طلب بات یہ ہے کہ خدا کی جلیل اور حکیم کتاب نے شروع سورہ فاتحہ مین مسلمانون کو یہ کیا تعلیم دی؟ اور پھر سورہ یوسف مین فرمایا لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب دانشمندون کے لئے انبیاء علیہم السلام کے قصون سے گذر کر ایک خاص مقصد پر پہونچنے والی بات ہے اور پھر سورہ شعراء مین ہر نبی کا قصہ بیان کرکے فرمایا ان فی ذالک لایۃ کہ اس مین تیرے لئے عظیم الشان نشان ہے۔

بات اصل مین یہ ہے کہ یہ قصص قصص نہین بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے وہ تعلقات ہین جو بطور پیشگوئی اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہین اس لئے یہ فرمایا ان فی ذالک لایۃ یا لقد کان فی قصصھم عبرۃ

یہ واقعات عبرۃ ہین۔ عبرۃ تو ایک مقام کو گذر کر ایک عظیم الشان مقصد کیطرف پہنچانے کا نام عبرۃ ہے۔ خدا تعالےٰ نے کیسی محکم اور ابلغ ترتیب رکھی ہے۔ پہلے سورہ مین تین گروہون کا ذکر کیا اول منعم علیھم جنکی چال ہماری رضا کے موافق ہے اور جس پر چل کر انسان ہمارے فضل و کرم کا مورد ہو جاتا ہے اور دوسرا گروہ یہود کا جا اپنی ضد اور بغض سے خدا کے راستبازون کا انکار کرنے والے ٹھہرے اور تیسرا گروہ ان لوگون کا ہے جنہون نے ایک عاجز و ناتوان انسان کو خدائی کے عرش پر بٹھایا

یہ اجمالی ذکر تھا اب سورہ بقر کو پڑھو تو معلوم ہوگا کہ کس صفائی اور ذوق کے ساتھ ان ہر سہ گروہ کا ذکر کیا ہے۔ پھر ایک عظیم الشان بحث سیدنا ابراہیم ع کی شروع کی ہے اور پھر بیت اللہ کو قبلہ مرجع اور ماوٰی قرار دیکر رسول کریم صلعم کو ان کا نمونہ قرار دیا۔ اور پھر صفا اور مروہ کو ملکہ ہاجرہ اور اس کے اکلوتے ناتوان بیٹے کے بہوک پیاس سے بیتاب ہونے کا نشان ہونا اور پھر اس کو اسقدر برومند کرنا کہ ریت کے ذرون اور آسمان کے ستارون کو بھی اس کی نسل کے سامنے شرمندہ کر دیا ان تمام واقعات کو دیکھو کہ کس لطافت اور ترتیب اور محکم نظام کے ساتھ بیان کیا ہے۔ پھر دیکھو کہ یہود کے مثالب کیسے بیان کئے ہین۔ اس مین اللہ تعالےٰ نے ایک مرتب اور باقاعدہ سلسلہ مین ان واقعات کو دکھایا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی یا آپکے بروزی نزول مین پیش آنیوالے تھے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم

اب غور سے دیکھا جائے تو سورہ بقر کیا ہے یہود کی معائب شماری کی سورۃ ہے مگر خدا کی جلیل الشان کتاب نے جس کا ایک شعشہ بھی حق و حکمت سے خالی نہیں، اور جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ الٰہیات کی تعلیم دے اور علم کلام سکھلائے اور رذائل سے نفرت اور فضائل کی ترغیب دے یہودیون کے معائب کیون بیان کئے ہین؟ اس سوال پر نظر کرتے ہوئے پھر اس آیت کو پڑھو لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب

باقی آئندہ

ضروری اطلاع

اشتہار دافع البلا کا جلد شائع ہونا ازبس ضروری اور حضرت حجۃ اللہ کا مین منشا تھا اس لئے کارخانہ الحکم کے دونون پریس بھی اس خدمت کے لئے لگائے گئے تھے یہی وجہ ہے کہ ۳۰ اپریل کا اخبار پھر تین چار روز بعد اشاعت پذیر ہوتا ہے ناظرین الحکم کی اس بدیر اشاعت کے لئے اس کی مجبوری کو خوشی سے منظور کرلین۔

باوصفیکہ نمبر ۱۳ مین جو ۲۴ صفحون پر شائع ہوا اس امر کا اعلان کر دیا گیا تھا کہ نمبر ۱۴ الگ شائع نہ ہوگا اور پھر نمبر ۱۵ ابھی ۲۴ صفحون پر شائع کر دیا گیا۔ لیکن ہمارے ناظرین اپنے ذوق مین کچھ ایسے محو ہین کہ نمبر ۱۴ کے متعلق پھر یاد دہانی کی ضرورت سمجھتے ہین۔

جو لوگ اخبارات پڑھتے ہین انہین خوب معلوم ہے کہ اکثر اخبارات معمولی تہواردن پر خواہ وہ ہندون کے ہون یا مسلمانون کے تعطیل کر لیا کرتے ہین لیکن الحکم جو سال کے آخری نتیجہ کے سوا کبھی کوئی تعطیل نہیں کرتا اگر محض کسی اہم قومی خدمت کے پیش آجانے سے ذرا دیر سے نکلے تو ایسے مورد اعتراض قرار دیا جاتا ہے اس اضطراب سے جو اس کی بدیر اشاعت پر ناظرین کی طرف سے ظاہر کیا جاتا ہے نہایت ہی خوش ہوتا ہون اور اس امر کو محسوس کرتا ہون کہ قوم الحکم کو اپنی ضروریات کا بہت بڑا جزو سمجھتی ہے اور اگر وہ ضروریہ کے بغیر نہیں رہ سکتی تو یہ بھی سچ ہے کہ الحکم کے بغیر نہین رہ سکتی یہ اضطراب مبارک فال ہے

تیر دفتر الحکم کے متعلق مندرجہ ذیل بزرگون کی امداد کی رسید دینی ضروری سمجھتا ہون

(۱) ڈاکٹر رام اند صاحب زندنی پور عہ

(۲) ڈاکٹر ابوالعلی عبدالرحیم صاحب دفتر الحکم کی کل کتابون کا ایک سٹ اور پیشگی قیمت ملے

حضرت مسیح موعود کا خطاب نادان مخالف سے

اے پئے تحقیرِ من بستہ کمر
نیست جز ہجوِ من کارِ دگر
مے کشائی ہر دمے بر من زبان
چون نترسی از خدائے رازدان
از سرِ تقوے ہمین باید جدال
تا کجا دشنامہا اے بدخصال
نیستی گرگِ بیابانی نہ مار
ترک کن این خوی وا ز حق شرم دار
اے عجب از سیرتت اے پُر غضب
از حقیقت بے خبر دور از ادب
خیز و اوّل فہم خود را کن درست
نکتہ چین را چشمے باید نخست
دل شود از بد زبانیہا سیاہ
بد زبانان را دما آنجا نیست راہ
کم نشین با زمرۂ مستہزئین
تا بیابی حصہ از مہتدین
روز و شب بد گفتنم کارِ تو شد
لعنت و تحقیر کردارِ تو شد
لعنت آن باشد کہ از رحمن بود
لعنتِ نا اہل و دون آسان بود
گر سفیہے لعنتے بر ما کند
او نہ بر ما خویش را رسوا کند
ہر کہ میدارد دلِ پرہیزگار
چون عجب دارد ز کارِ کردگار
آنکہ از یک قطرۂ انسانے کند
وانز دو مشتِ تخم بستانے کند
چون مرا گر مسیحائے کند
یا گدائے را شہنشاہے کند
نیست از فضلش عطائے او بعید
کور باشد ہر کہ از انکار دید
ہان مشو نومید زان عالی جناب
بندہ باش و ہرچہ میخواہی بیاب
قادر است و خالق و ربِّ مجید
ہرچہ خواہد مے کند بخشش کند
نطفہ را روئے درخشان می دہد
سنگ را لعلِ بدخشان می دہد
بر کسے چون مہربانی مے کند
از زمینی آسمانی مے کند
ہم چنین بر من عطائے کردہ است
فضلہائے بے انتہائے کردہ است
مظہرِ انوار آن بیچون شدم
در معارف از ہمہ افزون شدم
یارِ من بر من کرم وارد بسے
صد نشان دارم اگر آید کسے
بشنوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبانِ تیرہ من تابندہ ام
این دو چشم من کہ زیب این سرم
بیند آن یارے کہ یارے دلبرم
این قدم تا عرشِ حق دارد گذر
وا این دو گوشم را رسد از حق خبر
صد ہزاران نعمتم بخشیدہ اند
وا این زخم از غیرِ حق پوشیدہ اند
می دہم فرعونیان را ہر زمان
چون یدِ بیضائے موسیٰ صد نشان
زین نشانہا بدرگان کور و کر اند
صد نشان بینند و غافل بگذرند
دور افتادم ز چشمانِ بشر
از مقامم کس نمیدارد خبر
در من افتادند از نقصِ عقول
بخت برگردیدہ محروم از قبول
کس ز رازِ جانِ من آگاہ نیست
عقل شان را تا در ما راہ نیست
از سرِ حمق است جوش و جنگ شان
وا زپئے اطفائے حق آہنگ شان
اے مزوّر گر بیائی سوئے ما
وا ز و فارغت افگنی در کوئے ما
وا ز سرِ صدق و صداقت پروری
روزگارے در حضورِ ما بری
عالمے بینی ز ربانی نشان
سوئے رحمان خلق و عالم را کشان
من نمی خواہم کہ آزارے دہم
بر سرِ ہر ماہ دینارے دہم
ہم چنین یکسال مے باید قیام
از من این عہد است واز تو التزام
گر گذشت این سال و عدم نشان
ہرچہ مے گوئی ہمی گو بعد ازان
صالحان را این طریق و سنت است
راہِ استعجال راہِ لعنت است
ہر کہ روشن شد درون از حضرتش
کیمیا باشد دمے در صحبتش
ہر کہ او را ظلمتے گیرد بہ راہ
دامنِ پاکان است او را عذر خواہ
آنخدا با یار خود یاری کند
با وفاداران وفاداری کند
ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد
ناگہان جانے در ایمانش فتاد
عشقِ حق گردد عیان بر روئے او
بوئے او آید ز بام و کوئے او
دید او باشد بحکمِ دیدِ او
خود نشیند حق پئے تائیدِ او
بس نمایان کارہا کاندر جہان
مے نماید بہر اکرامش عیان
صد شعاعش میدہد چون آفتاب
تا مگر جانے برآید از حجاب
این چنین بر من کرمہا کردہ است
منکرم بر خود ستمہا کردہ است
علمِ قرآن علمِ آن طیّبِ زبان
علمِ غیب از وحیِ خلاقِ جہان
این سہ علم چون نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچون شاہدان استادہ اند
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
تا در آویزد درین میدان بمن
حجتِ رحمان بر ایشان شد تمام
یا وہ گوئی ماند در دستِ لئام
از کسوف و ترکِ آن نوریکہ بود
مہر و مہ ہم پیشم آمد در سجود
این نشان بر آسمان رحمان نمود
بر زمین ہم دستِ ہیبتہا کشود
ہست لطفِ یارِ من بر من اتم
او مرا شد من ہم از مہرش شدم
دلبرم در شد بجان و مغز و پوست
راحتِ جانم بیا در روئے اوست
رازہا دارم بیارِ دلبرم
شد عیان از من بہارِ دلبرم
ہر کسے دستے بدامانے زند
ما بہ ذیلِ حیّ و قیّوم واحد
اے دریغا قوم من نشناختند ٭٭......

٭٭ - نقد ایمان در حسد ہا باختند ٭ این جہان پُر ستم کور و کر است ٭ چشم شان از چشمِ بومان کمتر است ٭ ذرہ بودم مرا بنواختند ٭ چون خورے گشتم ز چشم انداختند ٭ منہ

کلماتِ طیباتِ امام الزمان سلمہ الرحمٰن

(سلسلے کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت)

اور وہ مانتے تھے کہ اسکو فرشتہ ہلاتا ہے پس جو سب سے پہلے اس مین اتر پڑتا وہ اچھا ہو جاتا تھا اور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ مسیح اس تالاب پر اکثر جایا کرتے تھے پھر کیا تعجب ہے کہ مسیح نے بیمارون کے علاج کا کوئی نسخہ اس تالاب کی مٹی وغیرہ سے ہی تیار کیا ہو تالاب کے اس قصہ نے جو انجیل مین درج ہے سبھی معجزات کی حقیقت کو اور بھی مشتبہ کر دیا ہے اور ساری رونق کو دور کر دیا ہے اسی لیے عماد الدین جیسے عیسائیونکو ماننا پڑا ہے کہ تالاب والا قصہ الحاقی ہے لیکن انجیل کے ان نادان دوستون نے اتنا خیال نہین کیا کہ اس باب کو محض الحاقی کہدینے سے سبھی معجزات کی گئی ہوئی رونق نہین آسکتی بلکہ انجیل کو اور بھی مشتبہ قرار دینا ہے کیونکہ پھر اس بات کا کیا جواب ہے کہ جس انجیل مین ایک باب الحاقی ہو اور حصہ اسکا الحاقی نہ ہو۔ اور جبکہ نسب نامہ کو الحاقی کہنے والے بھی موجود ہین پھر اس تالاب جیسے چشمہ اور ملکون مین بھی پائے جاتے ہین یورپ کے اکثر ممالک مین ایسے چشمے ہین جہان جا کر اکثر امراض کے مریض شفا پاتے ہین۔ کشمیر مین بھی بعض چشمون کا پانی ایسا ہی ہے جن مین گندھک کا پانی اور نمک اور اور اس قسم کے اجزا ملے ہوئے ہوتے ہین پس وہ معجزہ نما تالاب مسیح کے سارے معجزات پہ پانی پھیرتا ہے خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ مسیح کا اس تالاب پر جانا اور اس کی مٹی کا آنکھون پر لگانا اور اپنے پاس رکھنا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اور پھر عماد الدین اسے الحاقی مانتا ہے لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک حصہ الحاقی مانکر پھر آسمانی کہتے ہوئے اسے شرم نہین آتی۔

مسیح کی لکھی ہوئی انجیل نہین حواریون کی زبان عبرانی نہین تیسری مصیبت یہ ہے کہ الحاقی بھی ہے اور پھر آخر یہ کہ تعلیم ادھوری اور ناقص اور نامعقول ہے اور اسے پیش کیا جاتا ہے کہ نجات کا اصلی ذریعہ یہی ہے۔

معجزات کا تو یہ حال ہے پیشگوئیونکا یہ حال ہے کہ ایسی پیشگوئیان ہر مدبر شخص تو در کنار عام لوگ بھی کر سکتے ہین کہ لڑائیان ہونگی قحط پڑین گے مرغ بانگ دیگا۔ ان پیشگوئیون پر نظر کرو تو بے اختیار ہنسی آتی ہے ان کو یہودی خدائی کا ثبوت کب تسلیم کر سکتے تھے خدائی کے لیے تو وہ جبروت اور جلال چاہیئے جو خدا کے حسب حال ہے لیکن یسوع اپنی عاجزی اور ناتوانی مین ضرب المثل ہو رہا تنگ ہوائی پرندون اور لومڑیون سے بھی ادنے درجہ پر اپنے آپ کو رکھتا ہے اب کوئی بتلائے کہ کس بنا پر اس کی خدائی تسلیم کیجاوے کس کس بات کو پیش کیا جاوے ایک صلیب ہی ایسی چیز ہے جو ساری خدائی اور نبوت پر پانی پھیر دیتی ہے کہ جب مصلوب ہو کر ملعون ہو گیا تو کاذب ہونے مین کیا باقی رہا یہودی بھی رکھتے ان کی کتابون مین کاذب کا یہ نشان تھا اب وہ صادق کیونکر تسلیم کرتے ہے جو خود خدا سے دور ہو گیا وہ اور ونکے گناہ کیا اٹھائیگا۔ عیسائیون کی اس جوش اعتقادی پر سخت افسوس آتا ہے کہ جب دل ہی ناپاک ہو گیا تو اور کیا باقی رہا۔ وہ دوسرون کو کیا بچاوے گا۔ اگر کچھ بھی شرم ہوتی اور عقل و فکر سے کام لیتے تو مصلوب اور ملعون کے عقیدے کو پیش کرتے ہوئے یسوع کی خدائی کا اقرار کرنے سے انکو موت آجاتی۔ اب کسر صلیب کے سامان کثرت سے پیدا ہو گئے ہین اور عیسائی مذہب کا باطل ہونا ایک بدیہی مسئلہ ہو گیا ہے جس طرح پر چور پکڑا جاتا ہے تو اول اول وہ کوئی اقرار نہین کرتا اور پتہ نہین دیتا مگر جب پولیس کی تفتیش کامل ہو جاتی ہے تو پھر ساکھی بھی نکل آتے ہین اور عورتون بچون کی شہادت بھی کافی ہو جاتی ہے کچھ کچھ مال بھی برآمد ہو جاتا ہے تو پھر اسکو بے حیائی سے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہان مین نے چوری کی ہے اسی طرح پر عیسائی مذہب کا حال ہوا ہے صلیب پر مرنا یسوع کو کاذب ٹھہراتا ہے۔ لعنت دل کو گندہ کرتی اور خدا سے قطع تعلق کرتی ہے اور اپنا قول کہ یونس کے معجزہ کے سوا اور کوئی معجزہ نہ دیا جاوے گا۔ باقی معجزات کو رد کرتا اور صلیب پر مرنے سے بچنے کو معجزہ ٹھہراتا عیسائی تسلیم کرتے ہین کہ انجیل مین کچھ حصہ الحاقی بھی ہے یہ ساری باتین مل ملا کر اس بات کا اچھا خاصہ ذخیرہ ہین جو یسوع کی خدائی کی دیوار کو جو ریت پر بنائی گئی تھی بالکل خاک سے ملا دین۔ اور سرینگر مین اس کی قبر نے صلیب کو بالکل توڑ ڈالا۔ مرہم عیسے اسکے لیے بطور شاہد ہو گئی۔ غرض یہ ساری باتین جب ایک خوبصورت ترتیب کے ساتھ ایک دانشمند سلیم الفطرت انسان کے سامنے پیش کیجاوین تو اسے صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ مسیح صلیب پر نہین مرا اسلیے کفارہ جو عیسائیت کا اصل الاصول ہے بالکل باطل ہے۔

پس یاد رکھو کہ یہ وہ حقائق ہین جو اسوقت خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود پر کھولے ہین مین پکار کر کہتا ہون کہ اب خدا کا وقت آگیا ہے جو کچھ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری ہوا تھا اسکے پورا ہونے کا وقت آپہنچا۔ کہ مسیح موعود صلیب کو توڑے گا۔ اس سے یہ مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی کہ وہ صلیبین توڑتا پھرے گا۔ کیونکہ اگر صلیب توڑنے ہی سے کوئی مسیح موعود ہو سکتا ہے تو پھر صلاح الدین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین بہت سی صلیبین توڑی گئی تھین علاوہ برین صلیب کے اس طرح پر توڑنے سے کچھ فایدہ نہین اگر ایک لکڑی کی صلیب توڑی جاوے تو دس اور بن سکتی ہین۔ چاندی سونے کی بن جاتی ہین مگر نہین خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کے لیے جو کسر صلیب مقرر کیا تو اس سے یہ ہرگز مراد نہین تھی کہ ان صلیبونکو توڑتا پھریگا کیونکہ اس سے ظالم ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ پس جو لوگ یہ اعتقاد کرتے ہین وہ دین کو بدنام کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ نے مسیح موعود کو اس جسمانی جنگ سے بری رکھا ہے اور اسکے لیے یہ مقرر کیا کہ یضع الحرب تاکہ اس دودہ مین مکھی نہ پڑ جاوے۔

مسیح موعود دنیا مین آیا ہے تاکہ دین کے نام سے تلوار اٹھانیکے خیالکو دور کرے اور اپنی حجج انوار

براہین سے ثابت کر دکھائے کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو اپنی اشاعت مین تلوار کی مدد کا ہرگز محتاج نہین بلکہ اسکی تعلیم کی ذاتی خوبیان اور اس کے حقایق و معارف و حجج و براہین اور خدا تعالےٰ کی زندہ تائیدات اور نشانات اور اس کا ذاتی جذب ایسی چیزین ہین جو ہمیشہ اس کی ترقی اور اشاعت کا موجب ہوئی ہین- اس لیے وہ تمام لوگ آگاہ رہین جو اسلام کے بزور شمشیر پھیلائے جانے کا اعتراض کرتے ہین کہ وہ اپنے اس دعوے مین جھوٹے ہین- اسلام کی تاثیرات اپنی اشاعت کے لیئے کسی جبر کی محتاج نہین ہین اگر کسی کو شک ہے تو وہ میرے پاس رہ کر دیکھ لے کہ اسلام اپنی زندگی کا ثبوت براہین اور نشانات سے دیتا ہے +

اب خدا تعالےٰ چاہتا ہے اور اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ ان تمام اعتراضونکو اسلام کے پاک وجود سے دور کر دے جو خبیث آدمیون نے اس پر کیئے ہین- تلوار کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کا اعتراض کرنے والے اب سخت شرمندہ ہونگے-

یہ کہنا کہ سرحدی غازی آئے دن فساد کرتے ہین جہاد کے خیال سے یہ ایک بیہودہ بات ہے- اور ان مفسدونکو غازی کہنا سراسر نادانی اور جہالت ہے اگر کوئی جاہل مسلمان ان کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی رکھتا ہے اس خیال سے کہ وہ جہاد کرتے ہین مین سچ کہتا ہون کہ وہ اسلام کا دشمن ہے جو مفسد کا نام غازی رکھتا ہے اور اسلام کے بدنام کرنے والون کی تعریف کرتا ہے-

یہودیون کے لیے خدا نے جو مسیح پیدا کیا تھا اسکی غرض بھی یہی تھی کہ یہودیون کی اس الائش کو دھو ڈالے جو جبر کے ساتھ اشاعت مذہب کی ان سے منسوب کی گئی تھی- اسی طرح پر چودھوین صدی مین جو مسیح موعود خدا نے اسلام کو دیا ہے اس کی غرض اور مقصود بھی یہی ہے کہ اسلام کو اس اعتراض سے صاف کرے کہ اسلام جبر کے ساتھ پھیلایا گیا ہے- اسلیئے اسکا پہلا کام یہی ہے کہ وہ لڑائی نہ کرے گا-

انگلستان اور فرانس اور دیگر ممالک یورپ مین یہ الزام بڑی سختی سے اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ وہ جبر کے ساتھ پھیلایا گیا ہے مگر افسوس اور سخت افسوس ہے کہ وہ نہین دیکھتے کہ اسلام لا اکراہ فی الدین کی تعلیم دیتا ہے اور انہین نہین معلوم کہ کیا وہ مذہب جو فتح پا کر بھی جبیہ نہ گرانے کا حکم دیتا ہے کیا وہ جبر کر سکتا ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ ان ملانون نے جو اسلام کے نادان دوست ہین یہ فساد ڈالا ہے- انہون نے خود اسلام کی حقیقت کو سمجھا نہین اور اپنے خیالی عقاید کی بنا پر دوسرونکو اعتراض کا موقعہ دیا- جو کچھ عقاید ان احمقون نے بنا رکھے ہین انسے نصاریٰ کو خوب مدد پہنچی ہے-

اگر یہ لوگ جہاد کی صورت مین دھوکا نہ دیتے یا نہ کھاتے تو کسی کو اعتراض کا موقع ہی نہین مل سکتا تھا مگر اب خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے پاک اور روشن چہرہ سے یہ سب گرد و غبار دور کرے اور اس کی خوبیون اور حسن و جمال سے دنیا کو اطلاع بخشے چنانچہ اسی غرض اور مقصد کے لیے اسوقت جبکہ اسلام دشمنون کے نرغہ مین پھنسا ہوا بے کس اور یتیم بچہ کی طرح ہو رہا تھا اس نے اپنا یہ سلسلہ قایم کیا ہے اور مجھے بھیجا ہے تا مین علمی سچائیون اور خدا کے نشانات کے ساتھ اسلام کو غالب کرون-
(باقی آیندہ)

ڈائری

(مُرتّبہ مفتی محمد صادق صاحب)

۱۸-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء- فرمایا کہ آج رات کو یہ الہام ہوا-

انّی مع الرّسول اقومُ
ومن یلومہٗ الوم
افطر و اصوم

یعنی مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اس کی مدد کرونگا- اور جو اس کو ملامت کریگا اسکو ملامت کرونگا- روزہ افطار کرونگا- اور روزہ رکھونگا- یعنی کبھی طاعون بند ہو جایگی-

اور کبھی زور کرے گی۔

نماز جمعہ کے بعد انجمن حمایت اسلام کا اشتہار دربارہ دعا برائے دفعیہ طاعون آپ کو دکھایا گیا جس کی تحریک پر آپ نے طاعون کا مختصر اردو اشتہار لکھا +

قادیان مین ایک بدگو بدباطن مخالف آیا ہوا تھا اس نے احباب مین سے ایک کو بلایا۔ وہ اس کے ساتھ بات کرنے کو گیا حضرت کو خبر ہوئی تو (فرمایا کہ ایسے خبیث مفسد کو اتنی عزت نہین دینی چاہیئے کہ اسکے ساتھ تم مین سے کوئی بات کرے۔)

فرمایا کہ مختلف لوگون کو جو رویا ہوئے ہین کہ قادیان مین طاعون نہین ہوگی۔ ان خوابون کو جمع کرکے شایع کر دینا چاہیئے۔

مولوی محمد احسن صاحب ایک کتاب لکھنے کا ارادہ کرتے ہین۔ ان کو فرمایا کہ (اصل مین ہمارا منشاء یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تقدیس ہو اور آپ کی تعریف ہو اور ہماری تعریف اگر ہو تو رسول اللہ کے ضمن مین ہو)

فرمایا (وفات مسیح یا ایسے مسایل کے متعلق پہلے لوگ جو کچھ کہ آئے انکے متعلق ہم حضرت موسے کی طرح یہی کہتے ہین کہ علمہا عند ربی یعنی گزشتہ لوگونکے حالات سے اللہ تعالے بہتر واقف ہے ہان حال کے لوگون کو ہم نے کافی طور پر سمجھا دیا ہے اور حجت قایم کر دی ہے)

فرمایا (خدا تو چور کا بھی دشمن ہے اگر مین مفتری ہوتا تو وہ مجھے اتنی مہلت کیون دیتا۔ ہان اللہ تعالے کی عادت مین سے ہے کہ موافق مخالف ہر طرح کے لوگ دنیا مین ہون تا کہ ایک نظارہ قدرت ہو۔ جن دنون لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگون نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لیے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی ان دنون مین یہ الہام ہوا تھا۔ ~~

دشمن کا بھی خوب وار نکلا
تس پر بھی وہ وار پار نکلا

یعنی مخالفون نے تو یہ شور مچایا ہے کہ پیشگوئی غلط نکلی مگر جلد فہیم لوگ سمجھ جاینگے اور ناواقف شرمندہ ہونگے +

فرمایا (مکہ والونکو جب فتح کا وعدہ دیا گیا تو ان کو ۱۳ سال اسکے انتظار مین گذر گئے مگر آخر اللہ تعالے کے وعدہ کا دن آ گیا اور دشمن ہلاک ہوگئے ورنہ وہ کہا کرتے تھے متی ہذا الفتح)

فرمایا۔ (اللہ تعالے تمحیص کرنا چاہتا ہے تاکہ جیسا دوسرے پیرون کا حال ہے ہمارے پاس بھی ہر طرح کے گندے اور ناپاک لوگ بھی شامل نہ ہوجاوین۔ اسواسطے اس قسم کے ابتلا بھی درمیان مین آ جاتے ہین)

۲۶- اپریل- ایک شخص نے عرض کی کہ زیور پر زکواۃ ہے یا نہین۔ فرمایا کہ جو زیور استعمال مین آتا ہے اور مثلاً کوئی بیاہ شادی پر مانگ کر لیجاتا ہے تو دیدیا جاوے وہ زکواۃ سے مستثنیٰ ہے۔

سوال ہوا کہ جو آدمی اس سلسلہ مین داخل نہین اس کا جنازہ جایز ہے یا نہین۔ فرمایا (اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا۔ اور ہمین برا کہتا اور سمجھتا تھا تو اسکا جنازہ نہ پڑھو اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت مین تھا تو اسکا جنازہ پڑھ لینا جایز ہے۔ بشرطیکہ نماز جنازہ کا امام تم مین سے کوئی ہو ورنہ کوئی ضرورت نہین۔)

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام نماز حضور کے حالات سے واقف نہین تو اس کے پیچھے نماز پڑھین یا نہ پڑھین (فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اسکے پیچھے اپنی نماز ضایع نہ کرو۔ اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اسکے پیچھے نماز نہ پڑھو۔)

فرمایا اگر کوئی ایسا آدمی مرجائے جو تم مین سے نہین اور اسکا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے غیر لوگ موجود ہون اور وہ پسند نہ کرتے ہون کہ تم مین سے کوئی جنازہ کا پیش امام بنے اور جھگڑے کا خطرہ ہو تو ایسے مقام کو ترک کرو اور اپنے کسی نیک کام مین مصروف ہوجاؤ۔)

۲۷- اپریل- فرمایا جیسا کہ یہودی فاضل نے اپنی کتاب مین لکھا ہے یہ بات صحیح ہے کہ موجودہ مذہب نصارے جس مین شریعت کا کوئی پاس نہین اور سؤر کھانا اور غیر مختون رہنا وغیرہ تمام باتین شریعت موسوی کے مخالف ہین یہ باتین اصل مین پولوس کی ایجاد ہین اور اسواسطے ہم اس مذہب کو عیسوی مذہب نہین کہہ سکتے بلکہ دراصل یہ پولوسی مذہب ہے اور ہم تعجب کرتے ہین کہ حواریون کو چھوڑ کر اور ان کی رائے کے برخلاف کیون ایسے شخص کی باتون پر اعتبار کر لیا گیا تھا جس کی ساری عمر یسوع کی مخالفت مین گذری تھی۔ مذہب عیسوی مین پولوس کا ایسا ہی حال ہے جیسا کہ باوا نانک صاحب کی اصل باتونکو چھوڑ کر قوم سکھ گورو گوبند سنگھ کی باتون کو پکڑ بیٹھی ہے کوئی سند ایسی مل نہین سکتی جسکے مطابق عمل کرکے پولوس جیسے آدمی کے خطوط اناجیل اربعہ کے ساتھ شامل کئے جا سکتے تھے۔ پولوس خواہ مخواہ معتبر بن بیٹھا تھا ہم اسلام کی تاریخ مین کوئی ایسا آدمی نہیں پاتے جو خواہ مخواہ صحابی بن بیٹھا ہو۔

۲۸- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء- اشتہار دافع البلاء کے متعلق حضرت بہت تاکید کر رہے تھے کہ اس کو بہت جلد شایع کیا جائے۔ مگر مطبع مین ہفتہ کے اندر سات آٹھ سو چھپ سکتا ہے اس پر شیخ یعقوب علی صاحب نے عرض کی کہ اخبار الحکم مین ہردو پریس ہم دو دن کے لیے خالی کروا دیتے ہین۔ حضرت نے بہت پسند فرمایا اور حکم دیا کہ ایسا کیا جاوے تاکہ یہ اشتہار وقت پر جلد شایع ہو جائے + اللہ تعالٰے شیخ صاحب موصوف کو جزائے خیر دے انکے مطبع سے اسطرح وقتاً فوقتاً حضرت کے زیادہ ضروری کامون مین نصرت ملتی رہتی ہے۔

۲۸- اپریل- حضرت اقدس کو الہام ہوا انی احافظ کل من فی الدار- فرمایا دار کے معنے نہین کھلے کہ اس سے مراد صرف یہ گھر ہے یا قادیان مین جتنے ہمارے سلسلہ کے متعلق گھر ہین مثلاً مدرسہ اور مولوی صاحب کا گھر وغیرہ

۲۹- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء- ظہر کے وقت فرمایا

میان چراغ الدین جمون والے نے اپنا توبہ نامہ بھیجدیا ہے یہ ان کی بڑی سعادت ہے اور ہم مانتے ہین کہ انہون نے دراصل کوئی افترا نہیں کیا تھا بلکہ حدیث النفس اور اضغاث احلام سے ایک دھوکا لگ جاتا ہی شیخ یعقوب علی الحکم مین شایع کر دین کہ سب لوگ ان کو اپنا بھائی سمجھین اور خلق کے ساتھ ان سے پیش آوین ۲۹- اپریل کے الہام کا ذکر تھا فرمایا کہ ہم تو چاہتے ہین کہ ہمارا گھر اتنا بڑا ہوتا کہ سارے جماعت والے اسکے اندر آجاتے۔

عیسائیون کے باہمی اختلافات کا ذکر تھا اور ایک کتاب پڑھی جارہی تھی جس مین یہ ذکر ہے کہ موجودہ مذہب عیسوی اصل مین پولوس نے فریب دہی سے بنایا ہے مسیح کا یہ مذہب نہ تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ (دیکھو یہ لوگ آپ ہی عیسائیت کی جڑین کاٹ رہے ہین کیونکہ لکھا ہے کہ اگر مسیح دجال کو نہ مارے گا تب بھی وہ گل گل کر مرجائے گا۔)

۳۰- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء- فرمایا آج رات کو الہام ہوا۔

(لولا الامر لھلک النم۔ یعنی اگر سنت اللہ اور امر الہی اس طرح پر نہ ہوتا کہ ائمۃ الکفر اخیر مین ہلاک ہوا کرین تو اب بھی بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہوجاتے لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہین انہین ایک خوبی عزم اور ہمت اور لوگون پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے۔ اسواسطے انکے متعلق یہ امید بھی ہوتی ہے کہ شاید لوگ انکے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کرین اور دین کی خدمت مین اپنی قوتون کو کام مین لاوین۔

فرمایا اس بات مین بڑی لذت ہے کہ انسان خدا کے وجود کو سمجھے کہ وہ ہے۔ اور رسول کو برحق جانے۔ انسان کو چاہیے کہ اپنے گذارے کے مطابق اپنی معیشت کو حاصل کرے۔ اور دنیا کی بہت مرادیابیون کی خواہش کے پیچھے نہ پڑے۔

ڈائری کا اقتباس

ایڈیٹر کے الفاظ مین

ہم جو کچھ کر رہے ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے کر رہے ہین۔ ہم تو اسلام کے مزدور ہین میرا نام جو غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) رکھا میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس مین کیا راز ہے اور یہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہے اس مین یہی سر تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بزرگ دکھائی جاوے۔ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مسیح تھا اور یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسیح وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑون کے لیے اور ایک محدود وقت کے لیے اور یہ مسیح کل دنیا کے لیے اور ہمیشہ کیلیئے۔ کیونکہ یہ مسیح اس عظیم الشان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے جو انی رسول اللہ الیکم جمیعا کا مصداق ہے۔

پہلا مسیح واقعات اور عیسائیونکے مسلمات کے لحاظ سے نامراد گیا اسلیے انکو ماننا پڑا کہ مسیح کا دوسرا نزول جلالی ہوگا۔
یہودی بھی یہ مانتے ہین کہ دوسرا مسیح بڑھ کر ہوگا۔ جاہل ان باتون سے برافروختہ ہوتے ہین۔ مگر انہین کیا معلوم ہے کہ ملایکہ خدا تعالےٰ کے ان کلمات سے عرش پر خوشی کرتے ہین اور ترنم کرتے ہین۔ سلف پر حجت نہین مگر آج یہ حجت پوری ہوچکی ہے کیونکہ انکو کھولکر بتادیا گیا اور نشانات سے ثابت کردیا گیا۔
اگر مین اسلام کو مٹانا چاہتا تو کیا خدا تعالےٰ میرے دل کی حالت کو نہین جانتا تھا پھر اسنے اسقدر تائیدات سے اس سلسلہ کو کیون مستحکم کیا ہو کیا خود خدا اسلام کا دشمن ہی؟ ہرگز نہین یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہین یہ اسلام کے دشمن ہین جو اس سلسلہ کی دشمنی مین حد سے بڑھ گئے ہین جو خدا نے اپنے ہاتھ سے اسلام کی صداقت او عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے قایم کیا ہے۔

کوئی ان سے پوچھے کہ خدا جھوٹون کیساتھ ایسی ہی کارروائی کیا کرتا ہے کہ اسقدر مہلت دے اور تائیدات سے ان کی سچائی پر گواہ ٹھہرے۔ مجھ سے چھوٹی عمر کے صدہا آدمی یہان مرچکے ہین تو کیا خدا ایک مفتری اور دشمن اسلام کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا کہ اس کی عمر اور صحت مین برکت دیتا غور سے دیکھو کہ منہاج نبوت پر کونسی کارروائی ہے جو خدا نے اس سلسلے کے لیے نہین کی۔

ہم گورنمنٹ سے نیکی کے بدلے نیکی کرتے ہین لیکن ایمان فروشی نہین کر سکتے اور جو کچھ ہم گورنمنٹ کے متعلق کہتے ہین اور تعلیم دیتے ہیں منافقانہ طور پر نہین کہ باہر گورنمنٹ سے ملے تو کہدیا کہ خونی مہدی سے منکر ہین اور وہ حدیثین مجروح ہین اور گھر آئے تو کہدیا کہ وہ حدیثین صحیح ہین۔ ہم ہرگز اس بات کی پروا نہین کرسکتے کہ لوگ کیا کہتے ہین۔ جو امر حق ہو اسکے اظہار سے ہم نہین رک سکتے۔

جب صادق کے دشمن کثرت سے ہو جائین تو سمجھ لو کہ اب کرامت ظاہر ہوگی۔ اگر کاذب کے دشمن کثرت سے ہون تو اسکی ہلاکت کا وقت آجاتا ہے۔

ایک پرانا الہام سنایا۔ لوگ آے اور اسکو پکڑ بیٹھے۔ شیر خدا نے انکو پکڑا۔ اور شیر خدا نے فتح پائی۔

مسیح موعود کے لیے جو لکھا ہے کہ وہ دو فرشتونکے ساتھ اتریگا اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ظاہری اور باطنی طور پر اسکو محفوظ رکھیگا اور ملایکہ اسکے ساتھ ہونگے ورنہ مامور کے ساتھ تو ہزارون ملایکہ ہوتے ہین جو دنیا مین کام کرتے ہین اسوقت جو عالمگیر تحریک ہو رہی ہے یہ ملایکہ ہی کا کام ہے۔ ایسی جگہو نسے خطوط آتے ہین جہان ہمین .....

بیان

سنہ ۱۲۹۸ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۲ء میں جب خاکسار
بمقام قادیان حضرت اقدس امام المسلمین توحید
رب العلمین مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ
و السلام کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا تو
یہ مقام قادیان ایسا بے رونق تہا جس کے بازار
خالی پڑے تھے اور بہت کم آدمی چلتے پہرتے
نظر آتے تھے بعض دکانین ٹوٹی پہوٹی اور
بعض غیر آباد خالی پڑی تہین۔ اور دو تین یا
کم و بیش دکانین نون مرچ کی تہین وہ بھی ایسی کہ
اگر چار پانچ آنے کا مصالح خریدنے کا اتفاق
ہو تو ان دو دکانون سے بمشکل دو چار پیسہ کے نہین مل
سکتا تہا اور تہوڑی تہوڑی ضرورتون کے واسطے
بٹالہ جانا پڑتا تہا علی ہذا القیاس اور چیزونکا بھی یہی
حال تہا دو دکان حلوائیون کی بھی تھی لیکن ان
کی بے رونقی اور کم مائیگی کا یہ حال تہا کہ شاید دو
تین پیسہ کی ریوڑیان گوڑ کی جن سے دانتون کے
بھی ٹوٹنے کا احتمال ہو اگر کوئی خریدے تو خریدے
ورنہ اور مٹھائی کے لئے مصالح کیطرح بٹالہ ہی یاد
آئے۔ مجھے اب تک وہ دو دکانین یاد ہے کہ جسمین کسیقدر
نون مرچ اور کچہ تیل کے علاوہ دو چار تہان کپڑا
کے بھی رکھے تھے ایک تہان گاڑھے اور ایک
کا جسکو پنجاب مین کہدر کہتے ہین اور ایکدو تہان
گمٹیل قند سرخ کے جسکو الوان بھی کہتے ہین
اور شاید ایکدو تہان نکمی سی سوسی اور صدری سی
چھینٹ کے رکھے ہوئے تھے جنکو دیہات کی جٹنیان
کے سوا اور کوئی خریدنے کا نام تک نہ لے اناج
کی منڈی سبزی کی منڈی یا اور کسی قسم کے فواکہ
اور میوہ کا تو ذکر کیا۔ گہی۔ چاول۔ دودھ کمیاب
اور اور اشیاء ضروری مفقود قصائی کی ایک دکان
ایسی تہی کہ اگر قصاب کبھی اپنی شامت سے ایک
بکرا کر لیتا تہا تو وہ بکرا اس کی جان کا وبال ہوجاتا
تہا۔ اگر گرمیون کا موسم ہے تو گل سڑ کر خراب
ہوگیا۔ اور جو سردیان ہو مین تو چار چار
پانچ روز تک رکہکر کچہ یہان کچہ دیہات
مین اناج کے بدلے بمشکل تمام بیچ کہوچ کر
کر پورا کیا جس مین نفع نقصان برابر
سر برابر۔ کچہ مکان یہان پختہ بھی تھے مگر
بے رونق جب چھوٹی چھوٹی ضرورت کے
لئے سات کوس بٹالہ جانا پڑتا تہا تو اسپر انسان
خود قیاس کرسکتا ہے کہ قادیان مین کیسی رونق
ہو گی۔ گو اس سے پہلے کسی زمانہ مین قادیان
پر رونق تہا جس مین کئی سو حافظ قرآن اور
علماء و فضلاء کا مجمع رہتا تہا اور اسی لحاظ سے
اس کا نام اسلام پور تہا اور قادیان کے
اردگرد کے رہنے والے اس کو مکہ خورد
کہا کرتے تھے لیکن وہ ایک دور دراز کا
زمانہ تہا جسکو ہماری آنکھون نے نہین
دیکھا اس ترقی کے بعد اسپر ایسا تنزل آیا
گویا قادیان ایک بے حیثیت گاؤن کیطرح
ہو گیا۔ پس جسطرف دیکھو کچے مکان اور
بے مرمت مکان پڑے تھے ہان حضرت اقدس
و اکرم کا مکان پختہ تہا یا آپکے بڑے بہائی کا
لیکن وہ کچے مکانون کی طرح مکان تھے جو
بعض حصہ ان کا زمین دوز تہا اندر کا پانی
باہر جانا برسات مین دشوار تہا جسکا نمونہ
اب تک موجود ہے کہ حضرت کے مکان کے
ملحق میرزا غلام قادر صاحب مرحوم کا مکان ہے
حضرت اقدس جس مکان مین جلوہ افروز
تھے وہ ایک چھوٹا سا حجرہ تہا اور اب بھی ہے
اس مین دس پندرہ آدمیون کے سوا
زیادہ نہین آسکتے تھے اس حجرہ کا نام
بیت الفکر ہے اور اسکے دیوار بدیوار
ایک چھوٹی سی مسجد تھی اور وہ اب بھی ہے
جس کا نام بیت الذکر ہے جسکا ذکر براہین
احمدیہ مین درج ہے اور خدا تعالے نے
اس مسجد کا نام مبارک رکہا ہے اور ایک
الہام بھی اس کی نسبت ہے جسمین تاریخ
بنائے تعمیر نکلتی ہے اور وہ یہ ہے مبارک
و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ
اور اس حجرے کے آگے ایک دالان تہا
اور نیچے کے مکان مین بھی ایک دالان
تہا اور ایک دو مکان اور مختصر سے تھے
اور ایکطرف کی عمارت خام تھی اور ایک
گول کمرہ تہا جسکو طیار کرایا جاتا تہا یعنی کچہ
حصہ اوس کا بن چکا تہا اور کچہ بن رہا تہا
اور مسجد مبارک بھی اسوقت ناتمام تھی
عملہ مزدور لگ رہے تھے اور اب تو اس مکان
مین بہت سے مکان پختہ عمارت عالی
شان بنگئے ہین۔ آپکے ہان لوگون کی آمد و
رفت بہت کم تھی یہان تک کہ بعض دو
دو چار چار یا دس دس کوس کے آدمی
بھی آپکے نام واقفیت رکھتے تھے مجھے
خوب یاد ہے کہ اسوقت دو چار نمازی
آپکے ساتھ ہوتے تھے۔ اکثر حضرت اقدس
نماز پڑہایا کرتے تھے اور کبھی مین ایک
ہی مقتدی ہوتا تہا اور آپ امام اور
کبھی مین امام اور آپ مقتدی۔ سیر کا
بھی یہی حال تہا کہ کبھی ایکدو آدمی ساتھ
ہوتے تھے اور کبھی آپ اکیلے ہی سیر کو
تشریف لے جاتے تھے ایکدو ہندو
اس زمانہ مین آیا کرتے تھے وہ ہندو
آپکے الہامات کو جو خدا کیطرف سے ہوتے
تھے لکہا کرتے تھے اور ہمیشہ آپکی
پیشگوئیون کی تک و دو مین لگے رہتے
تھے کہ آیا یہ پیشگوئی پوری ہوئی یا نہین
آخر کار انہون نے صدہا پیشگوئیان
آپ کی پوری ہوتی دیکھین مگر خدا جانے
ان کے اندر کیا نہانی معصیت تھی
جس کے سبب وہ برکات سے محروم رہ گئے اور
اب تک محروم ہین۔ ہم ان ہندؤن پہ
کیا افسوس کرین مولوی محمد حسین صاحب
بٹالوی باوجود مسلمان ہونے کے اور مولوی
کہلانے کے اور حضرت اقدس کو خوب
جاننے بوجھنے کے پھر محروم رہے اس
ابوسعید پر افسوس جب مجھے مولوی
صاحب کی کنیت ابوسعید یاد آتی
ہے تب ہی یہ حدیث نبوی زبان پر جاری
ہو جاتی ہے السعید من سعد
فی بطن امہ والشقی من شقی فی
بطن امہ۔ لوگ دور سے آئے اور
برکت پائی اور نزدیک رہنے والے اس
روشنی سے بے نصیب رہے سچ ہے چراغ
تلے اندھیرا۔ میرے آنے سے بہت
پہلے یہ سلسلہ الہامات کا جاری تہا